مقتول کی وصیت

اشتیاق احمد

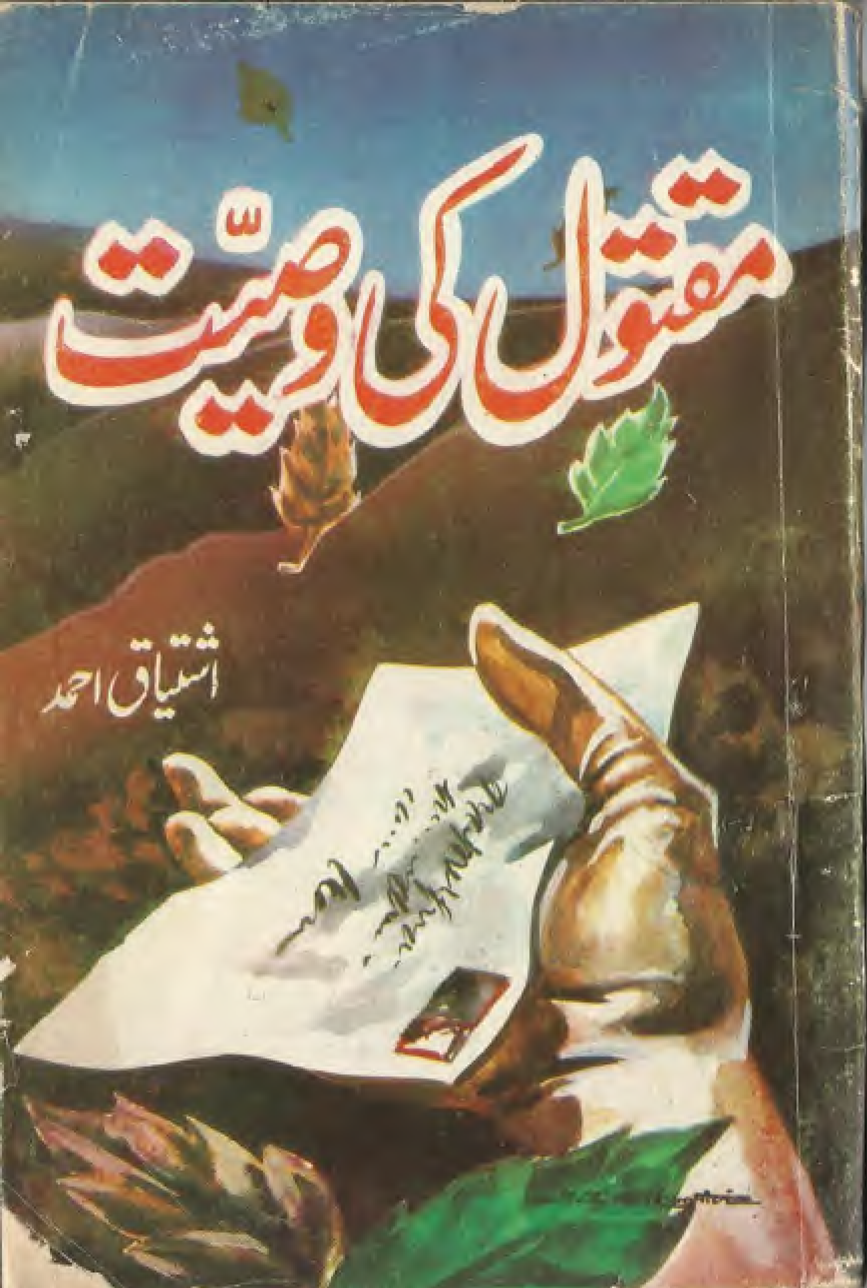

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شوکی سیریز ۲۷

مقتول کی وصیت

اشتیاق احمد

جملہ حقوق بحقِ پبلشرز محفوظ ہیں

نام ناول ــــ مقتول کی وصیت
طابع ــــ اشتیاق احمد
کتابت ــــ سعید نامدار
آرٹسٹ ــــ محمد جاوید چغتائی
مطبع ــــ زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور
طباعتِ سرورق ــــ سپریم پرنٹرز، لاہور
قیمت ــــ ساڑھے چھے روپے
سالانہ قیمت ــــ ساڑھے تین سو روپے

اشتیاق پبلی کیشنز
9/12 نصیر آباد، مسلم پورہ
ساندہ کلاں، لاہور

حدیث شریف

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی پورب سے آئے، انھوں نے خطبہ پڑھا، لوگ سن کر فریفتہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعض بیان جادو کا اثر رکھتا ہے ــــ

www.UrduFanz.com

دو باتیں

السلام علیکم!

آپ جانتے ہی ہیں، میرے ساتھ ان دنوں کیا ہو رہا ہوگا یا میں کن حالات کا شکار ہوں گا — اگر نہیں جانتے تو سُن لیں۔ میں آپ کی ڈاک کے طوفان میں گھرا ہوا ہوں، ڈاک کے تھپیڑے مجھے ہلائے دے رہے ہیں، جھنجوڑے ڈال رہے ہیں — اوسان خطا کیے دے رہے ہیں — کیوں کہ مسئلہ صرف ڈاک موصول ہونے کا ہی نہیں — اسے پڑھ ڈالنے کا ہی نہیں — جواب دینے کا بھی ہے — اور یہ کام اِتنا آسان نہیں — دُودھ کی نہر نکالنے سے بھی مشکل ہے، لہٰذا اس سے بہتر ہے، آدمی ایک عدد دُودھ کی نہر ہی نکال لائے — غریب عوام کا تو بھلا ہوگا، کیا خیال ہے — اگر اس مرتبہ میں آپ میں سے کسی کو جواب نہ لکھوں اور پہاڑوں پر چلا جاؤں دُودھ کی نہر نکالنے کے لیے — آپ کو بھی تو دُودھ کے حصول میں دقّت پیش آتی ہوگی — ہر روز نہ سہی — کبھی کبھی ہی سہی — یہ کبھی کبھی بھی کچھ کم پریشان کُن نہیں — اللہ آپ کو ایسے کبھی کبھی سے بچائے — آمین!

ناول پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ:

- یہ وقت نماز کا تو نہیں ——
- آپ کو سکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا ——
- کل آپ کا کوئی ٹسٹ یا امتحان تو نہیں ——
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا ——
- آپ کے ذمے گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا۔

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو ناول الماری میں رکھ دیں، پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو لیں، پھر ناول پڑھیں۔ شکریہ!

مخلص:

اشتیاق احمد

عجیب وصیت

فون کی گھنٹی نے ہمیں چونکا دیا، ریسیور اُٹھایا تو انکل کاشان گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے:

"جلدی آؤ شوکی۔"

"لیکن آئیں کہاں انکل۔ سوال تو یہ ہے۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"ہوگا سوال۔ بس تم ۲۵ گرٹر روڈ پر آ جاؤ۔"

"جی کون سے روڈ پر۔ گربڑ روڈ۔ ہم نے کسی سڑک کا یہ نام آج تک نہیں سُنا، ہاں نیا نیا رکھا گیا ہو تو اور بات ہے۔"

"گرٹر روڈ کہہ رہا ہوں بھائی۔ تنگ نہ کرو، میں بہت پریشان ہوں۔"

"یہ بات تو آپ کی آواز سے ظاہر ہے۔"

"ہے نا۔ بس اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ کوئی سوال نہ

www.Urdufanz.co

کہہ دو اور آ جاؤ۔"

"بہت بہتر۔ ہم آ رہے ہیں۔ لیکن کم از کم یہ تو بتا دیں انکل۔ کہ معاملہ کیا ہے؟"

جواب میں انکل کاشان نے ریسیور رکھ دیا۔

"کیا معاملہ بتایا؟" آفتاب بے چین ہو کر کہا۔

"معاملہ کچھ ریسیور رکھنے والا ہے۔"

"جی۔ کیا مطلب؟"

اُسی وقت امّی جان دروازہ کھول کر دفتر میں آ گئیں اور آتے ہی بولیں:

"شوکی! سچ بات تو یہ ہے کہ میں اب تنگ آ گئی ہوں۔"

"لیکن امّی جان۔ کس بات سے؟"

"تمھارے اس سُراغ رسانی کے کاروبار سے۔"

"ابھی تک اس کا کوئی نقصان تو نظر نہیں آیا۔" اشفاق بولا۔

"یہ نقصان کیا کم ہے کہ تم معاوضہ بہت کم لیتے ہو، یہ نقصان کیا کم ہے کہ جان ہر وقت ہتھیلی پر رکھنا پڑتی ہے۔ یہ نقصان کیا کم ہے کہ تم گھر کے رہے ہو نہ گھاٹ کے۔" انھوں نے جلدی جلدی کہا۔

"دیکھیے امّی جان۔ معاوضے پر بات پہلے بھی ہو چکی ہے۔ پھر واضح کر دیتا ہوں۔ ہم صرف جائز آمدنی کے قائل

ہیں۔"

"ایک شخص جب خود اپنی مرضی سے تمھیں زیادہ معاوضہ دینے پر آمادہ ہو تو وہ آمدنی ناجائز کس طرح ہو سکتی ہے؟"

"اس طرح کہ وہ تو ہوتا ہے ضرورت مند۔ اور ضرورت مند دیوانہ ہوتا ہے۔ اور دیوانہ ضرورت سے زیادہ پیسے دینے پر فوراً تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ یعنی اس کی دیوانگی کا فائدہ ہم نہیں اُٹھا سکتے۔ اور فرمائیے۔"

"اور جان کا جو دھڑکا لگا رہتا ہے۔"

"جان ایک دن جا کر رہے گی۔ آ کر نہیں۔ ایک دن مرنا پڑے گا۔ تو ڈر ڈر کر کیا جینا۔"

"اور تم لوگ جو نہ دن دیکھتے ہو نہ رات۔ بس سُراغ رسانی کی ہی دھن سوار رہتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ پچھلی مرتبہ تم لوگ قریباً چھے ماہ غائب رہے۔ جانتے ہو۔ چھے ماہ تک ہماری کیا حالت رہی۔"

"یہ بھی تو دیکھیے کہ وہ کارنامہ کتنا بڑا اور عظیم تھا۔ عظیم کارنامے ایک آدھ دن میں تو انجام دیے نہیں جا سکتے، اور یہ بھی تو سوچیے۔ اگر دشمن کا وہ منصوبہ ہم ناکام نہ بناتے تو حالات کیا ہوتے۔"

"اللہ تعالیٰ آسمانوں پر باخبر نہیں بیٹھے۔"

www.UrduFanz.com

"لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمّے بھی کچھ کام لگائے ہیں۔"

"اچھا بابا — میں جان گئی۔ باتوں میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا — صرف یہ بتا دو — یہ جو تمھیں جب جی چاہے انسپکٹر کاشان بلا لیتے ہیں — اس کا کیا فائدہ — اس طرح تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

"وہ بھی ہمارے انکل ہیں، آڑے وقت ہمارے کام آتے ہیں — لہٰذا ہمارا بھی اخلاقی فرض بنتا ہے کہ وقت پر ان کے کام آئیں۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میری ہر بات کا گھڑا گھڑایا جواب بالکل تیار ہے تمھارے پاس — اچھا جو جی میں آئے کرو۔" انھوں نے پاؤں پٹخ کر کہا اور جانے کے لیے مڑیں۔

"اگر آپ یہی چاہتی ہیں تو ہم دفتر بند کیے دیتے ہیں اور آج کے بعد کسی کیس کو ہاتھ بھی نہیں لیں گے۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"اوہو — یہ میں کب کہہ رہی ہوں کہ دفتر بند کر دو — میں تو یہ چاہتی ہوں — خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کیا کرو۔" انھوں نے کہا۔

"بہت بہتر — آیندہ ہم یہ کوشش بھی کریں گے۔" میں نے جلدی سے کہا۔

اُسی وقت فون کی گھنٹی بجی، میں نے ریسیور اُٹھایا تو انکل کاشان کہہ رہے تھے:

"ہیلو ارشد! وہ چاروں گدھے یہاں سے روانہ ہو گئے یا نہیں۔"

"بس انکل آ رہے ہیں۔"

"اوہ تم ہو شوکی — بھئی معاف کرنا — غصّے میں تمھیں گدھا کہہ گیا۔" وہ جلدی سے بولے۔

"کوئی بات نہیں انکل — جب آپ غصّے میں نہ ہوں تو بھی کہہ لیجیے گا۔" میں نے کہا۔

"آخر تم اب تک روانہ کیوں نہیں ہوتے؟"

"وہ — انکل امّی جان۔" میں نے گڑبڑا کر کہا، کیوں کہ وہ مجھے گھور رہی تھیں۔

"انکل امّی جان — یہ کیا بات ہوئی۔" انھوں نے حیرت زدہ آواز میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں، ہم ابھی اور اسی وقت گڑبڑ — اوہ نہیں — گرٹر روڈ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔"

"مجھ تک پہنچنے کے لیے میرا نام ضرور لینا، ورنہ میرے ماتحت تمھیں روک لیں گے۔"

"جی بہتر — آپ ہی انھیں کیوں ہدایت نہیں دے دیتے۔"

"میری ہدایت بے کار ہو گی — جب تک تم میرا نام نہیں

www.UrduFanz.com

لو گے۔" انھوں نے کہا۔

"خیر، اگر آپ کا نام لینا اتنا ہی ضروری ہے تو ہم لے دیں گے، ہمارا کیا جاتا ہے۔"

"شکریہ! ایک منٹ بعد میں پھر فون کروں گا۔ اس وقت تم لوگوں کو یہاں نہیں ہونا چاہیے۔"

"بہت بہتر۔" میں نے جلدی سے کہا۔

اور پھر ہم دفتر سے نکل کھڑے ہوئے۔ گرٹر روڈ پہنچنے میں ہمیں صرف بیس منٹ لگے۔ نمبر دیکھتے ہوئے آخر ہم ایک ایسی عمارت کے سامنے پہنچ گئے، جس کا نمبر ۲۵ تھا۔ لیکن اس کے سامنے لوگوں کا اژدحام تھا۔ لوگوں سے بہت آگے پولیس کا اژدحام تھا اور پولیس کے اژدحام سے آگے عمارت کا دروازہ تھا۔ گویا ہمیں اس دروازے میں داخل ہو کر انکل کاشان تک پہنچنا تھا۔ لوگوں کے درمیان سے گزرنے لگے تو انھوں نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"یہاں کیا ہو گیا ہے جناب؟" میں نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"جب معلوم نہیں ہے تو گھسے کہاں جا رہے ہو؟"

"گھسے جانا ہماری مجبوری ہے۔" آفتاب نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ کوٹھی شہر کے مشہور صنعت کار عدنان روگی کی ہے، ہمیں صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ اندر کوئی قتل ہو گیا ہے۔"

"ارے باپ رے۔" میں بوکھلا اٹھا۔

"قتل کے نام سے ہی اس قدر بوکھلا گئے۔ تو آگے جا کر کیا کریں گے؟"

"مجبوری۔" میں بولا۔

کسی نہ کسی طرح ہم پولیس تک پہنچ گئے۔ اور یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ سب کے سب چہرے بالکل نئے تھے۔ نہ انھیں ہم نے پہلے کبھی انکل کاشان کے ساتھ دیکھا تھا۔ نہ انھوں نے ہمیں دیکھا ہو گا ان کے ساتھ۔ اب انکل کی بات سمجھ میں آئی۔ ہم چونکہ آگے نکل جانے کے لیے بہت زور لگا رہے تھے اور لوگ ہماری اس کوشش کو ناکام بنانے کے لیے زور لگا رہے تھے، اس لیے ایک ہل چل سی پیدا ہو گئی۔

"اے۔ تم کہاں آگے بڑھے چلے آ رہے ہو۔ خبردار یہ لائن عبور نہ کرنا۔" ایک کانسٹیبل نے حقارت آمیز انداز میں کہا۔

انھوں نے ایک لائن کھینچ رکھی تھی۔

"اس لائن کو عبور کیے بغیر تو ہم اندر داخل نہیں ہو

www.UrduFanz.com

سکتے۔" میں نے پریشان ہو کر کہا۔

"کس پاگل کتے نے کہا ہے کہ تم اندر داخل ہو سکتے ہو۔" کانسٹیبل بولا۔ شاید وہ زیادہ ہی منہ پھٹ تھا۔ ہمیں اس پر غصہ تو بہت آیا۔ لیکن کیا کرتے۔ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔ میں نے کہنا چاہا:

"دد۔ دیکھیے جنا۔"

"چپ۔ چلو بھاگو۔" وہ چلّایا۔

"اس طرح کیسے کام چلے گا۔ ہم۔"

اسی وقت گیٹ زور دار آواز کے ساتھ کھلا اور ایک کانسٹیبل باہر نکلا۔ اس نے کہا:

"شوکی برادرز نام کے چار لڑکے یہاں پہنچنے والے ہیں، انھیں عزت اور احترام سے اندر بھیج دیا جائے۔ یہ انسپکٹر صاحب کا حکم ہے۔"

"بہت اچھا۔" اس نے کہا۔

اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا۔ اندر سے آنے والا کانسٹیبل پھر اندر چلا گیا۔

"سنیے جناب ہم ہی۔"

"اے۔ تم پھر بولے۔"

"اگر یہ بات ہے تو ہم اب بھی نہیں بولیں گے۔" میں

نے جھلّا کر کہا۔

"اور تم سے کہ کون رہا ہے کہ بولو۔ بلکہ تم یہاں سے گئے کیوں نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ جا رہے ہیں۔ اب اپنے انسپکٹر صاحب کے لیے کوئی اور شوکی برادرز ڈھونڈ لائیے گا۔" آفتاب نے جل بھن کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ ڈھونڈ لائیں گے۔ ہائیں کیا کہا۔ شش۔ شوکی برادرز۔ ارے۔ تو کیا آپ شوکی برادرز ہیں۔ اور اس نے چار لڑکے ہی تو کہا تھا۔ اور آپ بھی چار ہیں۔ مم۔ معاف کیجیے گا۔ آپ اندر جا سکتے ہیں۔" اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"بس رہنے دیجیے۔ ہم کیا کریں گے اندر جا کر۔" میں نے واپس جانے کے لیے مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ آپ تو برا مان گئے۔ آئیے میں خود آپ کو اندر چھوڑ آتا ہوں۔" وہ دوڑ کر ہمارے آگے آ گیا۔ اب تماشائی ہمیں اور بھی تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ جیسے کہ رہے ہوں۔ ہائیں۔ یہ کون آ گئے اندر جانے والے۔ ہم جو اتنی دیر سے یہاں کھڑے ہیں۔

آخر ہم اس کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ گیٹ

www.UrduFanz.com

بند کرتے ہی اس نے ہمارے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

" یہ۔ یہ کیا بھئی۔"

" انسپکٹر صاحب سے ہماری شکایت نہ کیجیے گا۔"

" اچھا نہیں کریں گے۔"

اب وہ ہمیں اندر کی طرف لے چلا۔ ایک کمرے کے دروازے پر دو کانسٹیبل اٹنشن کھڑے تھے۔ ان میں ایک وہی تھا۔ جو ہمارے بارے میں بتانے گیا تھا۔

" یہ کیا۔ تمھیں تو شوکی برادرز کے لیے کہا تھا۔"

" یہ۔ یہی۔ شوکی برادرز ہیں۔"

" ہائیں۔ یہ تو اس وقت بھی وہیں کھڑے تھے۔"

" ہاں! کھڑے تھے۔ اور ان بے چاروں نے بتانے کی کوشش بھی کی تھی کہ یہی شوکی برادرز ہیں۔ لیکن میں نے انھیں بتانے کا موقع ہی نہیں دیا۔"

" تب تو آ گئی تمھاری شامت۔ انسپکٹر صاحب ان کے لیے بری طرح بے چین ہیں اور بار بار پوچھ رہے ہیں۔"

" ارے باپ رے۔" اس نے گھبرا کر کہا اور ایک بار پھر ہمارے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

" ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے؟"

" گل شیر۔"

www.UrduFanz.com

" تو بھائی گل شیر ذرا اپنا اخلاق بہتر کریں۔"

" م م۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔" اس نے کہا۔

" شکریہ۔ اب مہربانی فرما کر ہمیں اندر جانے دیں، کہیں انکل کاشان کا پارہ اور نہ چڑھ جائے۔"

" وہ۔ وہ تو پہلے ہی چڑھا ہوا ہے۔" دروازے والے کانسٹیبل نے کہا۔

" ارے باپ رے۔" میں نے گھبرا کر کہا۔

اور پھر ہم اندر داخل ہوئے۔ اندر کا منظر عجیب تھا۔ کمرے کے فرش پر ایک لاش پڑی تھی۔ ایک بدصورت اور بھدے سے آدمی کی۔ قریب ہی ایک پستول اور ایک خنجر پڑے تھے۔ خون فرش پر دور تک پھیل گیا تھا۔ ایک کرسی پر ایک بارعب آدمی بت بنا بیٹھا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک شخص مسہری کے سرے پر ٹکا ہوا تھا۔ انکل کاشان بھی ایک طرف ایک کرسی پر بیٹھے تھے۔ ہمیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چونک اٹھے اور بولے:

" تم آ گئے۔ اتنی دیر لگائی۔" انھوں نے آنکھیں نکالیں۔

" جی بس۔ لگ ہی گئی۔" میں نے کہا۔

" ہم یہاں اپنا کام مکمل کر چکے ہیں۔ صرف لاش اٹھوانے کا کام باقی ہے۔ بس تمھارا انتظار تھا۔ تمھاری آمد سے

پہلے لاش نہیں اٹھوائی جا سکتی تھی۔" انھوں نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ لاش نہیں اٹھوائی جا سکتی تھی۔" میں نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! یہی بات ہے۔ ورنہ ہم سب تو جلد از جلد اسے یہاں سے اٹھوا دینا چاہتے تھے۔"

"معاملہ کیا ہے انکل۔ یہ کون شخص تھا۔ کس نے اسے قتل کیا۔"

"ان باتوں سے زیادہ اہم ایک اور بات ہے۔"

"چلیے پھر پہلے وُہی بتا دیں۔" آفتاب نے منہ بنایا۔

"مرنے سے پہلے اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی لاش شوکی برادرز کی موجودگی میں اُٹھائی جائے۔"

"جی!!!"

ہم ایک ساتھ چلّائے۔ اور پھر ہماری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

سامنے کا پہلو

چند سیکنڈ خاموشی رہی۔ آخر میں نے کہا:

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل۔ ہم تو اسے جانتے تک نہیں، زندگی میں شاید پہلی بار دیکھ رہے ہیں۔ وُہ بھی مُردہ حالت میں۔"

"ہو سکتا ہے، یہ بات درست ہو۔ ہم نے تو اس کی خواہش کے احترام میں تمھیں یہاں بلوایا ہے۔"

"بہت بہت شکریہ۔ لیکن کم از کم ہمیں یہ تو بتا دیں کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ یہ شخص کون ہے۔ اس کو کس نے قتل کیا ہے اور کیوں؟"

"ہاں! ضرور شوکی۔ تمھیں بتانا بھی چاہیے۔ یہ اب سے صرف ڈیڑھ گھنٹا پہلے کی بات ہے۔ یہ شخص اس کوٹھی کے دروازے پر آیا۔ اس نے دستک دی۔ کوٹھی کے مُلازم نے دروازہ کھولا تو اس نے بتایا کہ عدنان روگی صاحب سے ملنا چاہتا ہے، مُلازم اسے اس کمرے میں لے آیا۔ یہاں صرف عدنان صاحب

www.UrduFanz.com

ہی موجود نہیں تھے ۔ بلکہ سلمان روگی بھی موجود تھے ۔ یعنی ان کے چھوٹے بھائی ۔ ملازم کے باہر جاتے ہی اس نے خنجر نکال لیا اور مسٹر عدنان روگی پر حملہ آور ہوا ۔ اتفاق کی بات کہ ان کی جیب میں پستول موجود تھا ۔ انھوں نے برق رفتاری سے پستول نکال لیا اور اس سے پہلے کہ اس کا خنجر ان کے جسم میں اُترتا ۔ ان کی گولی اس کے پیٹ میں جا لگی ۔ وُہ دھڑام سے گرا اور تڑپنے لگا ۔ پھر ملازم دوڑ کر اندر آیا ۔ ایسے میں اس نے صرف یہ الفاظ کہے ۔ میری لاش کو ۔ یہاں سے اس وقت تک نہ اٹھوایا جائے ۔ جب تک کہ شوکی برادرز کو یہاں نہ بلا لیا جائے ۔ اور ان الفاظ کے بعد اس نے دم توڑ دیا۔"

"حیرت ہے۔" ہمارے منہ سے نکلا۔

"حیرت ہمیں بھی ہے ۔ کہ اس نے تمھارا نام کیوں لیا۔" انکل کاشان بولے۔

"سوال یہ ہے کہ یہ ہے کون؟"

"مسٹر عدنان روگی نے ہمیں بتایا ہے کہ وُہ اسے نہیں جانتے ۔ زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔"

"ہوں! اگر ان کی جیب میں پستول نہ ہوتا تو ۔ نہ جانے کیا ہو جاتا۔"

میرے ان الفاظ نے عدنان روگی کو جھرجھری لینے پر مجبور کر دیا ۔

"سوال یہ ہے کہ آپ کی جیب میں پستول کیوں تھا ۔ کیا آپ اپنے گھر میں ہوتے ہوئے بھی جیب میں پستول رکھتے ہیں؟" میں نے کہا۔

"ہم دونوں بھائی ۔ ابھی ابھی مل سے آئے تھے۔" عدنان روگی نے پہلی مرتبہ گفت گو میں حصّہ لیا۔

"اور مل میں آپ پستول جیب میں رکھتے ہیں؟"

"ہاں! ملک کے حالات ایسے ہی ہیں ۔ کسی وقت بھی کوئی ہنگامہ کھڑا ہو سکتا ہے ۔ کچھ ہمارے کاروباری دشمن بھی موجود ہیں ۔ ان کی طرف سے کوئی شرارت ہو جانا بھی مشکل بات نہیں۔" عدنان روگی نے کہا۔

"آپ کی مل کس چیز کی ہے؟"

"کپڑے کی ۔ اس وقت مُلک میں سب سے اچھا کپڑا ہمارا خیال کیا جاتا ہے ۔ سفید گلاب ملز کا نام آپ لوگوں نے بھی سُنا ہوگا۔" اس نے کہا۔

"اوہ ۔ یہ نام تو بہت مشہور ہے۔" اشفاق چونکا۔

"جی ہاں! شہرت سے جلنے والے بھی موجود ہوتے ہیں ۔ لہٰذا ہم احتیاطاً اپنے پاس پستول رکھتے ہیں۔"

www.urdufanz.com

"تب تو یہ شخص کرائے کا قاتل بھی ہو سکتا ہے۔"

"لیکن کرائے کے قاتل مرتے وقت اس قسم کی وصیتیں نہیں کیا کرتے۔" انکل کاشان بولے۔

"ہاں! یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ اس کی وصیت نے ہمیں بھی اُلجھن میں ڈال دیا ہے۔ خیر ہم غور کریں گے، آپ کے ریکارڈ میں اس کی تصویر ہو گی شاید۔"

"ہو سکتا ہے۔ دیکھنے پر ہی پتا چلے گا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم نے اس کی وصیت پوری کر دی، اب لاش کو اٹھوا دیں۔" میں نے کہا۔

انکل کاشان نے سوالیہ انداز میں عدنان دوگی کی طرف دیکھا۔

"ہاں! ٹھیک ہے۔ ہماری طرف سے بھی اجازت ہے۔"

اسی وقت مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا۔ میں سلمان دوگی کی طرف مڑا:

"آپ بالکل خاموش ہیں۔"

"ہاں! مجھے بہت دھکا پہنچا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں، ایسا کیوں ہوا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ان کا خون کیوں سفید ہو گیا ہے۔"

"آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے؟"

"تھری سٹار ملز والوں کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ وہ ہمارے سب سے بڑے کاروباری دشمن ہیں۔ ہمیشہ ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔"

"ہوں۔ آپ اس حد تک پریشان کیوں ہیں۔ آپ کا دشمن مارا جا چکا ہے۔ اور آپ لوگ بال بال بچ گئے ہیں۔"

"پتا نہیں کیا بات ہے۔ بس میں پریشانی محسوس کر رہا ہوں۔" سلمان بڑبڑایا۔

اسی وقت انکل کاشان کے ماتحت اندر داخل ہوئے۔

"اٹھاؤ بھئی اسے۔" انھوں نے کہا۔

لاش کو اٹھایا جانے لگا۔ ہم فرش کی طرف دیکھنے لگے کہ شاید لاش کے نیچے دبی ہوئی کوئی چیز نظر آ جائے۔ اور ہمیں ایک چیز نظر آ ہی گئی۔ وہ ایک لاکٹ تھا۔ لوہے کی زنجیر والا۔ اس میں ایک بچے کی تصویر لگی تھی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس لاکٹ کو اٹھا لیا۔ لیکن فوراً ہی انکل کاشان نے لاکٹ میرے ہاتھ سے لے لیا۔

"یہ ریکارڈ میں رکھا جائے گا۔"

"ہمیں دیکھ تو لینے دیں انکل۔"

"اچھا دیکھ لو۔" انھوں نے کہا اور وہ لاکٹ دے دیا۔

ہم نے بچے کی تصویر کو غور سے دیکھا۔

www.UrduFanz.com

"شاید یہ اس کے بچپن کی تصویر ہے۔"

"ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو۔" انکل نے کہا اور لاکٹ پھر میرے ہاتھ سے لے لیا۔

تھوڑی دیر بعد ہم چلنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اسی وقت عدنان روگی کی آواز کانوں سے ٹکرائی:

"مسٹر شوکی۔ آپ ذرا رکیے۔ میں آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"جی۔ جی ضرور۔ کیوں نہیں۔" میں نے فوراً کہا اور ہمارے اُٹھتے قدم رک گئے۔ انکل کاشان نے ہمیں مسکرا کر دیکھا۔ جیسے کہ رہے ہوں۔ عیش کرو پیارے بھتیجو۔ وہ جانے لگے تو میں نے ان سے کہا:

"یہ خبر فی الحال اخبارات میں نہ چھپنے دی جائے۔ اس مقتول کے لواحقین کو جب یہ معلوم ہوگا کہ یہ قتل کرنے گیا تھا تو شاید وہ دل چسپی نہ لیں، بصورتِ دیگر وہ اس کی گم شدگی کی رپورٹ ضرور درج کرائیں گے۔ اور اس طرح ہمیں اس نامعلوم مقتول کے گھر پہنچنے اور اس کے بارے میں جاننے میں آسانی رہے گی۔"

"بے شمار لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہاں ایک عدد قتل ہوا ہے۔ اب یہ خبر کیسے دبائی جا سکتی ہے۔" اُنھوں

نے اعتراض کیا۔

"لوگوں کو صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک قتل ہوا ہے۔ کون ہوا ہے، یہ ان کو نہیں معلوم۔ خیر۔ آپ کم از کم اس کی تصویر تو ہرگز نہ چھپنے دیں۔"

"اچھا۔" انکل کاشان نے کہا اور چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عدنان روگی نے کہا:

"میں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ کے کاموں سے بھی واقف ہوں، ابھی ابھی یہ خیال میرے ذہن میں آیا کہ کیوں نہ آپ کے ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ حملہ آور کون تھا اور کیوں مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔"

"ہم ہر طرح تیار ہیں۔" میں نے خوش ہو کر کہا۔ بیٹھے بٹھائے ایک کیس مل رہا تھا، جس کی قطعاً امید نہیں تھی، خوش کیوں نہ ہوتا۔

"تو پھر میں یہ کیس آپ لوگوں کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر آپ اس معمے کو حل کر دیں گے تو میری طرف سے آپ کو دس ہزار روپے معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ معاوضہ اگر کم ہے تو بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔ یہ آخری حد نہیں ہے۔"

"شکریہ۔ یہ کم نہیں۔ زیادہ ہے۔ آپ چاہیں تو اسے کم کر سکتے ہیں۔"

www.UrduFanz.com

"نہیں۔ کم تو خیر میں نہیں کروں گا۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔" میں نے یہ سوچتے ہوئے کہا کہ پانچ ہزار روپے خیرات کر دیں گے۔ پھر بولا:

"لیکن ہماری ایک شرط ہو گی۔"

"میں سن رہا ہوں۔"

"یہ بات تو ظاہر ہے کہ یہ نامعلوم شخص کرائے کا آدمی تھا۔ اس کو بھیجنے والا ضرور کوئی اور ہے۔ اب فرض کیا وہ آدمی۔ آپ کا کوئی قریبی عزیز نکل آتا ہے۔ تو بھی ہم معاملے کو چھپائیں گے نہیں۔ دبائیں گے نہیں۔ بلکہ اصل مجرم کو گرفتار کرائیں گے۔"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔" عدنان روگی کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"اکثر ایسا ہوا ہے۔ کہ مجرم بہت قریبی آدمی ثابت ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں آدمی سوچتا بھی نہیں۔ لیکن جب بات سامنے آتی ہے تو پھر کچھ لوگ کوشش کرتے ہیں، معاملے کو دبا دیا جائے۔ پولیس کو اطلاع نہ دی جائے۔ لیکن ہم اس اصول کے قائل نہیں۔ ہمارا اصول ہے کہ مجرم کو سزا ملنی چاہیے۔"

"بہت خوب: آپ کی بات پسند آئی۔ فکر نہ کریں۔ اگر

آپ کے خیال میں میں خود مجرم ثابت ہوا تو بھی میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔" عدنان روگی نے کہا۔

"شکریہ۔ اور فرض کیا۔ یہ جرم آپ کے بھائی نے کیا ہو۔" میں سرسری انداز میں بولا۔

"ارے نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایسا نہیں کر سکتا۔ انھیں تو مجھ سے بے تحاشہ محبت ہے۔"

"اس بات کو چھوڑیں کہ یہ ایسا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ ہم تو فرض کر رہے ہیں۔"

"تب میں انھیں گرفتار کروانے کے لیے خود پولیس کو فون کروں گا۔"

"چلیے ٹھیک ہے۔"

یہ الفاظ سن کر بھی سلمان روگی نے کچھ نہ کہا۔ مجھ سے رہا نہ گیا، بول ہی اٹھا:

"مسٹر سلمان۔ آپ شاید بہت کم بات کرتے ہیں۔"

"ہاں: میں بلا ضرورت نہیں بولتا۔ اور اس حادثے نے بھی مجھ پر اثر کیا ہے۔ اگر خنجر بھائی جان کو لگ جاتا تو۔ اُف مالک۔"

"اس کے لیے سلمان ہمیں پروفیسر منّان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔" عدنان روگی بولا۔

www.urdufanz.com

"پروفیسر منّان۔ کیا مطلب؟" سلمان روگی نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہو! تم پروفیسر منّان کو نہیں جانتے۔" عدنان روگی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جی نہیں۔"

"وُہ بہت اچھے نجومی اور پامسٹ ہیں۔ انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ مجھ پر بہت جلد قاتلانہ حملہ ہونے والا ہے۔"

"چھوڑیے بھائی جان۔ میں ایسی باتوںکو نہیں مانتا، نہ میں نجومیوں کو پسند کرتا ہوں۔" سلمان نے منہ بنایا۔

"بہر حال یہ ایک علم ضرور ہے۔" عدنان روگی نے کہا۔

"ہوگا۔ لیکن آپ کی اس سے مُلاقات کس طرح ہوگئی؟"

"میں خود ان کے دفتر میں گیا تھا۔ بہت شاندار دفتر ہے ان کا۔ اور بہت ہی شان دار آدمی ہیں، مل کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ کبھی تم بھی ملو۔"

"تو آپ وہاں خود گئے تھے اور اپنی قسمت کا حال جاننا چاہا تھا؟" میں نے حیران ہو کر پُوچھا۔

"ہاں! لیکن اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟"

"حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ تو بہت دولت مند آدمی ہیں۔ خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ کو کسی نجومی کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی۔"

"نجومیوں کے پاس آدمی صرف مالی پریشانیوں کی وجہ سے ہی نہیں جاتا۔ اس کے کچھ اور مسائل بھی ہوتے ہیں، لیکن میرا معاملہ قدرے عجیب تھا۔ کوئی نا معلوم آدمی ہر وقت میرا تعاقب کرتا رہتا تھا۔ یعنی جب بھی میں گھر سے نِکلتا، وُہ میرا تعاقب شروع کر دیتا تھا۔"

"اس صورت میں تو آپ کو فوراً پولیس کو رپورٹ کرنی چاہیے تھی۔ وُہ خود ہی تعاقب کرنے والے کو دیکھ لیتے۔" آفتاب جلدی سے بولا۔

"ہاں شاید۔ مجھے یہی کرنا چاہیے تھا۔ لیکن میں نے ایسا کیا نہیں۔ اور پروفیسر منّان کے پاس پہنچ گیا، کیونکہ میں ان کے اشتہارات اور ان کے کارناموں کی تفصیل اخبارات میں بارہا پڑھ چکا تھا۔ وُہ بہت اچھی طرح ملے اور حساب کتاب لگا کر انھوں نے بتایا کہ بہت جلد مجھ پر قاتلانہ حملہ ہونے والا ہے۔ قاتلانہ حملہ کب ہوگا۔ یہ وُہ نہیں بتا سکے۔ انھوں نے کہا تھا کہ میں ہر وقت مسلح رہوں۔ چوکنّا رہوں۔ لہٰذا مَیں نے اس دن سے خود بھی جیب میں پستول رکھنا شروع کر دیا اور سلمان کو بھی ہدایت کر دی کہ جیب میں پستول رکھا کرے۔ سلمان نے کہا بھی کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے اسے

www.UrduFanz.com

اصل بات نہیں بتائی، کیوں کہ میں نہیں چاہتا تھا، یہ پریشان ہو، اور آخر آج قاتلانہ حملہ ہو ہی گیا۔"

" اور آپ نے پروفیسر منان کو کتنی فیس دی تھی؟"

" ان کی فیس صرف چار سو روپے ہے۔ لیکن میں انھیں کچھ انعام دینے کی خواہش محسوس کر رہا ہوں۔"

" وہ انعام بھی لیتے ہیں؟" میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" پتا نہیں۔ یہ بات تو میں نے اپنے طور پر کہی ہے۔"

" اس پورے معاملے میں زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ مرنے والے نے یہ عجیب ترین وصیت کیوں کی کہ اس کی لاش اس وقت تک نہ اٹھوائی جائے۔ جب تک کہ ہم آ کر نہ دیکھ لیں۔ یہ وصیت ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ وہ قاتل بننے کی بجائے مقتول بن جائے گا۔ مرتے وقت اسے ہمارا خیال کیوں آ گیا۔ وہ تو اس وقت آپ کو یہ بات بھی بتا سکتا تھا کہ اس کام پر اسے آمادہ کرنے والا کون ہے۔" میں روانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

" تو آپ کو یقین ہے۔ کہ یہ کام اس سے کسی نے لیا ہے، گویا وہ کرائے کا قاتل تھا۔"

" ہاں! اب ہمیں یہی معلوم کرنا ہے کہ وہ کون تھا، کہاں رہتا تھا اور کیا کام کرتا تھا۔ جب تک ہم اس کے بارے میں

یہ سب باتیں نہیں جان لیتے، اس وقت تک اس کیس میں کامیابی ممکن نہیں۔ لہٰذا ہمیں اجازت دیں۔ تاکہ ہم اپنا کام کر سکیں۔"

" اچھی بات ہے۔" انھوں نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا، پھر جلدی سے بولے:

" آپ کو کچھ ایڈوانس رقم کی ضرورت ہو تو لے لیں۔"

" جی نہیں۔ شکریہ۔ بعد میں لے لیں گے۔" میں نے کہا اور آفتاب مجھے گھورنے لگا، کیوں کہ کم از کم نصف رقم پہلے لے لینا ہمارا طریقہ تھا۔

" کوئی بات نہیں۔ بعد میں لے لیں گے۔" میں نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

" کیا مطلب۔ کیا پھر لے لیں گے؟"

" دراصل ہم نصف معاوضہ پہلے وصول کرتے ہیں۔"

" تو مجھ سے بھی لے لیں نا۔" انھوں نے کہا اور پھر سلمان سے بولے:

" انھیں پانچ ہزار روپے دے دو۔"

یہ کہتے ہوئے وہ اٹھے اور کمرے سے نکل گئے۔ سلمان نے اٹھ کر الماری کھولی اور اس میں سے پانچ ہزار روپے کی ایک گڈی نکال کر ہماری طرف اچھال دی۔

www.UrduFanz.com

"آپ لوگوں کا کاروبار شان دار ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"پلے سے کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا اور معقول آمدنی ہو جاتی ہے۔"

"آپ کا خیال اس حد تک درست نہیں۔" آفتاب نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر کس حد تک درست ہے؟"

"ہمیں ہر کیس پر بہت پیسے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔"

"لیکن کس چیز پر؟" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ٹیکسیوں پر۔ اور بھی کئی خرچ نکل آتے ہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس قسم کے معاملات میں جان کا ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے۔"

"ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"کیا اب ہمیں اجازت ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ضرور۔ کیوں نہیں۔" اس نے کہا۔

"ہاں! ایک بات رہ گئی۔ جس وقت مقتول اندر آیا تھا اور آپ کے بھائی جان کی طرف خنجر لے کر بڑھا تھا تو

کیا آپ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تھے؟"

"یہ سب کچھ دراصل اس قدر تیزی سے ہوا کہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت زائل ہو گئی۔ پستول نکالنے کا خیال آیا بھی تو اس وقت جب بھائی جان پستول نکال چکے تھے۔ اور پھر انھوں نے فائر کر دیا۔ لیکن آپ نے یہ بات کیوں پوچھی؟"

"اس لیے کہ ہم اس کیس کا اس پہلو سے بھی جائزہ لے رہے ہیں۔" میں نے پُر اسرار انداز میں کہا۔

"کس پہلو سے؟"

"جانے دیں۔ آپ بُرا مان جائیں گے۔" آفتاب نے جلدی سے کہا۔

"ہاں! یہ تو ہے۔" میں نے فوراً کہا۔

"آخر میں کس بات کا بُرا مان جاؤں گا۔ وہ پہلو کون سا ہے؟"

"بالکل سیدھا اور سامنے کا پہلو۔ یہ کہ یہ حملہ اپنے بھائی عدنان روگی پر آپ بھی کرا سکتے تھے۔"

"کیا! نہیں!!" وہ چلّا اٹھا اور پھر اس کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔ دُوسرے ہی لمحے اس نے تیز آواز میں کہا:

"نکل جاؤ یہاں سے۔ میں نے اس قدر بے ہودہ بات زندگی میں پہلی بار سنی ہے۔"

www.urdufanz.com

"شکریہ جناب - بات بے ہودہ ضرور ہو سکتی ہے - لیکن اسے امکان سے باہر خیال نہیں کیا جا سکتا - اگر اس وقت آپ کے بھائی جان مارے جاتے تو مل کے مالک صرف آپ رہ جاتے - یہ بات ٹھیک ہے نا"

"ہاں! ٹھیک ہے - لیکن مجھے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، کیوں کہ اب بھی میں ہر چیز کا مالک ہوں - جو چاہوں، کر سکتا ہوں - بھائی جان کی طرف سے مجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔"

"اس کے باوجود وہ بڑے ہیں، کنٹرول تو انھی کا ہے نا۔"

"تو کیا ہوا - کیا چھوٹے بھائی اپنے بڑے بھائیوں کے کنٹرول میں نہیں رہ سکتے۔"

"ہم نے ایک امکان ظاہر کیا تھا - آپ بُرا مان گئے - حالاں کہ یہی امکان ہم نے آپ کے بھائی صاحب کے سامنے بھی پیش کیا تھا - انھوں نے تو بُرا نہیں مانا تھا۔"

"ہو سکتا ہے، انھیں بھی بُرا لگا ہو، لیکن وہ پی گئے ہوں گے۔"

"خیر جناب ہم معافی چاہتے ہیں - اور یہاں سے رخصت ہوتے ہیں۔"

اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بھی نہ بڑھایا - ہم وہاں

سے نکل آئے -

"بلا وجہ اسے ناراض کر دیا - اگر ہم اس بات کا اظہار نہ کرتے تو کیا حرج تھا۔" اشفاق نے منہ بنا کر کہا۔

"چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہتے تھے۔" میں بولا۔

"پھر - کیا اندازہ لگایا؟" اخلاق نے پُوچھا۔

"کوئی کامیابی نہیں ہو سکی - اس کے چہرے پر صرف غُصّے کے آثار اُبھرے تھے - ایسی بات سُن کر غُصّے کے آثار تو نمودار ہو ہی سکتے ہیں۔"

"اب کیا پروگرام ہے۔" آفتاب نے میری طرف دیکھا۔

"بس - دیکھتے جاؤ - مشکل یہ ہے کہ مقتول کے گھر والوں کو ابھی پریشانی شروع نہیں ہوئی ہو گی - رات گئے تک جب وہ گھر نہیں لوٹے گا، اس وقت وہ پریشان ہوں گے اور پھر شاید صبح رپورٹ درج کرانے آئیں گے۔" میں نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے، اب ہمیں صبح تک انتظار کرنا پڑے گا۔"

"نہیں - صبح سے پہلے ہم ایک کام اور کر لیتے ہیں۔" میں نے کہا -

ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر ہم پروفیسر منّان کے دفتر پہنچے،

www.UrduFanz.com

دفتر واقعی بہت شان دار تھا۔ بیرونی کمرے میں ایک شخص آنکھوں پر عینک لگائے چھوٹی سی میز کے دُوسری طرف ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میز پر ٹائپ رائٹر بھی موجود تھا۔ کمرے میں موجود باقی کرسیوں پر پانچ آدمی بیٹھے اونگھ رہے تھے۔ اسی وقت اندر سے ایک آدمی باہر نکلا۔ ساتھ ہی گھنٹی بجی۔

"چلیے جناب۔ آپ کی باری ہے۔" اس نے ان پانچ میں سے ایک سے کہا۔

"شکریہ!" یہ کہ کر وُہ اُٹھا اور اندر چلا گیا۔

"ہمیں بھی پروفیسر صاحب سے ملنا ہے جناب۔"

"تو پھر پانچ سَو روپے فیس ادا کر دیں۔"

"ہمیں قسمت کا حال نہیں معلوم کرنا۔ ایک اور سلسلے میں ان سے ملنا ہے۔"

"اس صورت میں آپ کو پہلے سے مُلاقات کا وقت لینا ہوگا۔ فون پر ان سے بات کرنا ہو گی۔ جو وقت وُہ آپ کو بتائیں گے۔ وُہی وقت آپ کے نام کے ساتھ مجھے بتا دیں گے۔ لہٰذا مجھے معلوم ہو گا کہ ان کا کون مُلاقاتی کس وقت آنے والا ہے۔"

"شکریہ۔ اس سے تو پھر یہی بہتر ہے کہ آپ پانچ سَو

روپے وصول کر لیں۔" میں نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہم کل کا انتظار نہیں کر سکتے۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔ ہو سکتا ہے، پروفیسر صاحب آپ کی فیس لوٹا دیں۔ لیکن میں وصول کرنے پر مجبور ہوں۔"

"کوئی بات نہیں جناب۔" میں نے کہا اور ان پانچ ہزار میں سے پانچ سَو روپے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔ اس نے پیکٹ کو گھور کر دیکھا۔ جیسے پوچھنا چاہتا ہو:

"یہ کہاں سے مارے۔"

لیکن وُہ کچھ نہ بولا۔ ہم کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اب انتظار کرنے کے سوا کوئی کام نہیں تھا۔ لہٰذا درمیان میں بچھی میز پر پڑے اخبارات دیکھنے لگے۔ تقریباً بیس منٹ بعد وُہ آدمی باہر نکلا۔ جو ہمارے سامنے اندر گیا تھا۔ اور ایک اور صاحب اندر چلے گئے۔

ایسے میں میری نظر اخبار کی ایک خبر پر پڑی، میں نے اس خبر کو حیرت زدہ انداز میں پڑھا۔ خبر کے ساتھ تصویر بھی تھی۔ میں نے کانپتی آواز میں کہا:

"ذرا یہ خبر پڑھو۔"

www.UrduFanz.com

اور اخبار ان تینوں کے سامنے کر دیا۔

وہ ایک ساتھ اخبار پر جھک گئے۔ ان کے سر ٹکرانے سے بال بال بچے۔ ان کی نظریں پہلے تصویر پر پڑیں۔ وہ اُچھل پڑے۔ پھر جلدی جلدی خبر پڑھنے لگے۔ خبر کی سُرخی یہ تھی:

"سومینا کا شہزادہ گم ہو گیا۔"

اس کے بعد خبر کی تفصیل تھی:

"سومینا کا شہزادہ پھر اچانک اپنے محل سے غائب ہو گیا۔ وہ اس سے پہلے بھی یہ حرکت کئی بار کر چکا ہے۔ شاہی پولیس شہزادے کی تلاش میں ہے۔ بادشاہ اس کے لیے بہت پریشان ہیں۔ شہزادہ بہت جذباتی ہے اور مہمات سر کرنے کا شوقین بھی ہے۔ بادشاہ اسے جان جوکھوں والی مہمات سر کرنے کی اجازت نہیں دیتے، کیوں کہ ان کے کوئی اور بیٹا نہیں ہے، لیکن شہزادہ اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جب بھی اسے موقع ملتا ہے، وہ محل سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور اپنی ریاست میں یا دوسرے ممالک میں کسی مہم پر نکل جاتا ہے۔ چھے ماہ پہلے اسے ریاست سومینا کے ایک خطرناک جنگل میں شیر کا شکار کھیلتے ہوئے پایا گیا تھا،

شاہی سپاہیوں نے بڑی مشکل سے اسے محل میں پہنچایا۔ اب شہزادہ پھر غائب ہے۔ اور اسے غائب ہوئے کئی دن گزر چکے ہیں۔"

خبر پڑھ کر انھوں نے ایک بار پھر تصویر کی طرف دیکھا۔ اب آنکھوں میں بے پناہ حیرت نظر آ رہی تھی۔ کیوں کہ سومینا کے شہزادے کی تصویر میں اور مقتول کے نقش و نگار میں بال برابر بھی فرق نہیں تھا۔

www.UrduFanz.com

حیران کن بات

ہم نے رازدارانہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا، اب ہم میں ایک عجیب سا جوش پیدا ہو گیا تھا اور مارے تجسس کے ہمارا بُرا حال تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ پانچ سو روپے واپس لے کر یہاں سے بھاگ جائیں، لیکن پھر کسی خیال کے تحت رُک گیا۔ آخر کافی دیر بعد ہماری باری آئی۔ اس وقت تک کئی اور ملاقاتی آ چکے تھے۔

"آپ کی باری ہے جناب۔" کلرک نے کہا۔

ہم چاروں اُٹھ کر اندر جانے لگے تو اس نے کہا:

"ہائیں ہائیں۔ کیا آپ چاروں اندر جائیں گے۔"

"جی ہاں بالکل۔ اس لیے کہ ہم چار نہیں۔ صرف ایک ہیں۔"

"وہ کیسے؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم سگے بھائی ہیں اور صرف ایک مسئلے پر پروفیسر صاحب سے بات کریں گے۔ اپنا الگ الگ مسئلہ سامنے نہیں رکھیں گے۔"

"اچھا خیر۔ جائیں۔"

ہم اندر داخل ہوئے۔ کمرے کا ماحول بہت عجیب تھا۔ دیواروں پر بڑے بڑے فریموں والی تصاویر لگی تھیں۔ ایک بہت بڑی اور بھاری بھرکم میز کے پیچھے عجیب و غریب حلیے کا ایک آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے سر پر ایک گنبد نما ٹوپی تھی۔ آنکھوں پر تاریک شیشے کی عینک تھی۔ چہرے پر بڑی سی اُلجھی ہوئی ڈاڑھی تھی، منہ میں ایک بہت موٹا سگار دبا ہوا تھا۔ جس سے اُٹھنے والا دھواں لہریں لیتا اُوپر جا رہا تھا:

"یہ کیا۔ چار افراد ایک ساتھ۔" پروفیسر کی بھاری بھرکم آواز کمرے میں گونجی، پھر اس نے فون کا ریسیور اُٹھا کر گرج کر کہا:

"افلاطون۔ یہ کیا۔"

افلاطون کی بات سُن کر اس نے ریسیور رکھ دیا:

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ لوگ تشریف رکھیے۔ لیکن آپ میں سے صرف ایک بات کرے گا۔"

"بہت بہتر۔ بات تو صرف اتنی سی ہے جناب کہ ہم آپ کو مبارک باد دینے آئے تھے۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ مبارک باد دینے کے لیے بھی ہمیں پانچ سو روپے ادا

www.UrduFanz.com

کرنا ہوں گے۔"

"لیکن مُبارک باد کیسی۔ پہلے تو آپ یہ بتائیں۔ اگر میں نے محسوس کیا کہ آپ سے پانچ سو روپے لینے کی ضرورت نہیں تھی تو پھر میں وُہ آپ کو واپس دے دوں گا۔"

"بہت بہت شکریہ۔ آپ نے عدنان روگی صاحب کو کسی قاتلانہ حملے کی خبر دی تھی۔ اور انھیں محتاط رہنے کی ہدایات دی تھیں۔ یہ ٹھیک ہے۔"

"ہاں بالکل۔ ٹھیک ہے۔ اور اچھی طرح یاد ہے۔"

"شکریہ۔ تب تو آپ کا اندازہ بالکل درست نکلا۔ آج۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے عدنان روگی صاحب پر قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔" میں نے سرسراہٹ زدہ انداز میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر۔ وُہ بچ تو گئے۔" اس نے بے چین ہو کر کہا۔

"ہاں جناب۔ بال بال بچ گئے۔ البتہ۔" میں کہتے کہتے رک گیا۔ میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

"البتہ کیا؟"

"حملہ آور ان کے ہاتھ سے مارا گیا۔"

"اوہ!" اس کے منہ سے نکلا۔

"اب عدنان روگی صاحب بہت خوش ہیں اور شاید جلد

ہی وُہ آپ کے لیے تحائف لے کر آئیں گے۔"

"مجھے تحائف کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے لیے اصل خوشی کی بات یہ ہے کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ علم نجوم واقعی ایک علم ہے۔ میں یہ بات ساری دُنیا کو بتا دوں گا۔" اس نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"آپ ہی بتائیں۔ ہم تو آپ کو خوش خبری سُنانے آئے تھے۔ اور آپ کے کلرک نے ہم سے بھی پانچ سو روپے وصول کر لیے۔"

"اس میں اس بے چارے کا بھی کیا قصور۔ خیر۔ وُہ آپ کو واپس مل جاتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔ لیکن میں حیران ہوں۔ یہ خبر تو عدنان روگی صاحب کو لے کر آنا چاہیے تھا۔ آئے آپ۔ آخر آپ لوگ کون ہیں؟"

"جی۔ ہمیں شوکی برادرز کہتے ہیں۔"

"اوہو۔ آپ کا نام تو سُنا ہوا ہے میں نے۔"

"یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دراصل ہم وہاں اس قاتلانہ حملے کے سلسلے میں بلائے گئے تھے۔ اچھا جناب! اب ہمیں اجازت دیجیے۔"

"ضرور۔ آپ کا شکریہ۔ میں افلاطون سے کہ رہا ہوں۔ آپ اپنے پانچ سو روپے واپس لے لیں۔"

www.urdufanz.com

"بہت بہت شکریہ۔"

پانچ سو روپے لے کر ہم باہر نکلے۔ وہ اخبار خریدا جس میں شہزادے کی خبر چھپی تھی۔ اور سیدھے انکل کاشان کے پولیس اسٹیشن پہنچے۔

"ہاں بھئی۔ کیا کرتے پھر رہے ہو۔"

"پروفیسر منّان کو مبارک باد دے کر آ رہے ہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"یہ کون ذاتِ شریف ہے۔ اچھا۔ تم اس نجومی کی بات کر رہے ہو شاید۔ وہاں کہاں جا پہنچے۔" ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پروفیسر منّان نے عدنان روگی کو بتایا تھا کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوگا اور بہت جلد ہوگا۔ لہٰذا حملہ ہو گیا۔ یہ بات آپ کے چلے آنے کے بعد عدنان صاحب نے ہمیں بتائی تھی۔"

"تو انھوں نے کیس تمھارے سپرد کر دیا ہے۔" انھوں نے مُسکرا کر کہا۔

"جی ہاں! ہم نے سوچا ذرا پروفیسر منّان کو ٹٹول لیں، کہیں وہی کوئی چکر نہ چلا رہے ہوں۔"

"پھر۔ تم کس نتیجے پر پہنچے؟"

"ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ البتّہ ایک بات ہم دعوے

سے کہہ سکتے ہیں۔"

"اور وہ کیا؟" انھوں نے فوراً کہا۔

"یہ کہ شہر کے کسی پولیس اسٹیشن پر مقتول کی گم شدگی کی رپورٹ درج کرانے کوئی نہیں آئے گا۔"

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں آئے گا۔ کیا اس کا اس دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔" انکل حیران ہو کر بولے۔

"یہ بات بھی نہیں۔"

"تو پھر۔ آخر کیا بات ہے۔ تم میری اُلجھن میں اضافہ کیوں کر رہے ہو۔"

"ابھی ہم کچھ نہیں بتا سکتے انکل۔ اگر کل تک کوئی بھی اس حلیے کے آدمی کی گم شدگی کی رپورٹ درج نہ کرائے تو سمجھ لیجیے گا۔ ہمارا خیال ٹھیک تھا۔"

"اور تم یہ نہیں بتاؤ گے کہ تمھارا یہ خیال کیوں ہے۔" انھوں نے جل کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ اور ہاں۔ کوئی اخباری رپورٹر تو نہیں آیا مقتول کو دیکھنے؟" میں نے کچھ سوچ کر پُوچھا۔

"ابھی تک کوئی نہیں آیا، تم نے یہ کیوں پوچھا۔"

"یہ بعد میں آپ کو بتائیں گے۔ فی الحال آپ کسی اخباری فوٹو گرافر کو لاش نہ دکھائیں۔ بلکہ مُردہ خانے میں لاش دیکھنے

www.UrduFanz.com

کسی کو بھی نہ جانے دیں۔"

" اچھا شوکی۔ میں بھی تم لوگوں کو کوئی بات نہیں بتایا کروں گا۔"

" آپ ہمارے انکل ہیں۔ ہم پوچھ لیں گے۔" میں نے مُسکرا کر کہا اور سمجھ گیا کہ ابھی تک اخبار میں انکل کاشان نے یہ خبر نہیں پڑھی۔

اور پھر ہم وہاں سے بھی نکل آئے۔ اب ہمارا رُخ دفتر کی طرف تھا، کیوں کہ یہ معاملہ حد درجے سنسنی خیز ثابت ہو چلا تھا۔ اور ہم بیٹھ کر اس پر غور کرنا چاہتے تھے۔

دفتر پہنچ کر ہم نے ارشد کو تمام حالات سُنا دیے۔ مارے حیرت کے اس کا بھی بُرا حال ہو گیا۔

" سوال یہ ہے کہ مقتول نے اپنی وصیت میں ہمیں کیوں یاد کیا" آفتاب پُر زور لہجے میں بولا۔

" ہاں ! واقعی۔ یہی اس کیس کی سب سے عجیب بات ہے اور دُوسری عجیب بات یہ کہ کیا مرنے والا سومینا کا شہزادہ ہی ہے۔ اگر وہ شہزادہ ہی تھا تو یہ تو ممکن ہے کہ اپنی طبیعت سے مجبور ہو کر ہمارے مُلک کی سیاحت کے لیے نکل آیا ہو، لیکن یہ کیسے ہو گیا کہ وہ خنجر لے کر سیدھا عدنان روگی کی کوٹھی میں آگھسا اور ان پر حملہ آور ہو گیا،

اور پھر ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ چلو یہاں تک بھی کوئی اتنی اُلجھن والی بات نہیں۔ کسی نہ کسی طرح یہ ہو گیا ہو گا۔ سوال تو یہ ہے کہ اس نے مرتے وقت ہمارا نام کیوں لیا۔ وہ ہمیں کس طرح جانتا تھا۔ ہم تو اسے بالکل نہیں جانتے تھے۔" میں کہتا چلا گیا۔

" واقعی بہت اُلجھا ہوا کیس ہے۔" اشفاق نے سر ہلایا۔

" ہم ایک بات فرض کر سکتے ہیں۔" آفتاب نے زور سے چٹکی بجائی۔

" کیا بات۔ یہ کہ ہم سب مل کر زور سے چٹکی بجائیں۔ کیس حل ہو جائے گا۔" اخلاق نے منہ بنایا۔

" نہیں۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ شہزادہ اسی طرح ایک مرتبہ اپنی ریاست سے غائب ہو گیا۔ وہ کسی دُوسرے ملک میں پہنچ گیا۔ وہاں عدنان روگی بھی پہنچے ہوتے تھے۔"

" اوہ !" ہمارے منہ سے ایک ساتھ نکلا، کیوں کہ یہ ایک بالکل نئی بات تھی۔

" ہاں واقعی۔ یہ ہو سکتا ہے۔"

" اور وہاں ان دونوں کی ملاقات ہوئی، لیکن پھر ان میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ عدنان جھگڑے کے بعد اپنے ملک میں آ گیا۔ شہزادہ واپس اپنی ریاست پہنچ گیا۔ لیکن اس

www.urdufanz.com

نے عدنان روگی سے بدلہ لینے کا پروگرام بنا لیا اور ایک بار پھر فرار ہو کر ہمارے ملک میں آ گیا۔ اس نے جلد ہی عدنان روگی کو تلاش کر لیا اور اس کا تعاقب کرتا رہا، اس تعاقب کو عدنان روگی نے محسوس کر لیا اور وہ پروفیسر منان کے پاس جا پہنچے۔ اس نے انہیں محتاط رہنے کا مشورہ دیا اور انکل بچو سے قاتلانہ حملے کی پیش گوئی کر دی، ادھر موقع پا کر شہزادہ ان کے گھر میں داخل ہو گیا اور حملہ آور ہوا۔ لیکن وہ پہلے ہی ہوشیار تھے۔ لہٰذا شہزادہ خود مارا گیا۔ یہاں پھر وہی عجیب بات سامنے آ جاتی ہے، اس نے مرنے سے پہلے ہمارا نام کیوں لیا۔ وہ ہمیں کس طرح جانتا تھا اور اس نے ایسے لمحات میں ہماری ضرورت کیوں محسوس کی۔"

"یہ سب واقعی بہت اُلجھا ہوا ہے۔ لیکن شاید جلد ہی ہماری حکومت کو بھی ایک اُلجھن محسوس ہو گی۔" اشفاق بول اُٹھا۔

"کیا مطلب؟"

"جب حکومت کو معلوم ہو گا کہ اس معاملے میں مارا جانے والا دراصل سومینا کا شہزادہ تھا۔ تو ہماری حکومت ایک عجیب اُلجھن کا شکار ہو جائے گی۔ آخر وہ کس طرح سومینا کے بادشاہ کو اس کے بیٹے کے قتل ہونے کی اطلاع دے

گی۔ وہ بھی اپنے ملک میں۔ یہ ملک کی ایک بڑی بدنامی کی بات ہو گی۔ پھر یہ کہ سومینا سے ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں۔"

"واقعی۔ یہ ایک اور اُلجھن ہو گی۔" آفتاب بولا۔

"خیر۔ دیکھتے ہیں۔ کیا بنتا ہے۔ میرے خیال میں ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ اس شہزادے کی سابقہ تمام گم شدگیوں کا حال جانا جائے۔ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ ان دنوں کہاں کہاں رہا۔ اور یہ ہم اخبارات کے ذریعے معلوم کر سکتے ہیں۔ پھر ہم یہ معلوم کریں گے کہ انھی دنوں ان میں سے کسی جگہ عدنان روگی تو نہیں گئے ہوئے تھے۔ اگر ایسی کوئی بات ثابت ہو جائے تو اس سارے معاملے کی کڑیاں آپس میں ملنے لگیں گی۔ اور امید ہے، کیس حل ہو جائے گا۔"

"بات واقعی بہت دلچسپ ہو گئی ہے۔ اخبارات کے ذریعے اگرچہ یہ معلومات حاصل کرنا آسان نہیں ہو گا۔ لیکن بہر حال ہم نے نصف معاوضہ وصول کر لیا ہے۔ تو کام بھی کرنا ہو گا۔"

ہم پرانے اخبارات کی فائلوں پر جٹ گئے۔ سورج غروب ہو گیا۔ نماز ادا کرنے کے بعد ہم پھر لگ گئے۔ پھر

www.urdufanz.com

رات کے کھانے کا وقت آیا۔ عشا کی نماز پڑھی اور اس کے بعد پھر شروع ہو گئے۔۔ اب ہمارے پاس اس کام کے لیے ساری رات پڑی تھی۔۔ ہم پر جنون کی حالت طاری تھی۔ ارشد بھی گھر نہیں گیا تھا۔ وہ بھی اخبارات میں گم تھا۔ آخر تمام رات گزر گئی۔ اور ہمارے پاس صرف تین بار کی گم شدگی کا ریکارڈ جمع ہو سکا۔ ان میں سے ایک مرتبہ وہ انشارجہ میں گیا تھا، دوسری مرتبہ ریاست ڈومان میں اور تیسری مرتبہ خود ہمارے اپنے ملک میں۔ یہ تیسری بات چونکا دینے والی تھی۔ کیوں کہ اس صورت میں تو عدنان روگی کی اس سے یہیں کہیں ملاقات ہو سکتی تھی۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ ملاقات انشارجہ یا ریاست ڈومان میں ہوئی تھی۔ یا خود ہمارے ملک میں۔ اور یہ ملاقات کن حالات میں ہوئی تھی کیا ان کے درمیان کوئی ناخوش گوار بات ہوئی تھی۔

دوسرے دن ہم عدنان روگی کی کوٹھی جا پہنچے۔ ملازم نے ہمیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔ جلد ہی عدنان روگی صاحب تشریف لائے اور ہمیں دیکھ کر چونکے:

"آئیے جناب۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کیس میں کوئی کامیابی حاصل کر لی ہے۔"

"جی بس۔ کچھ ایسی ہی بات ہے۔" میں نے شرما کر کہا۔

"تو پھر۔ اس میں شرمانے کی کیا بات۔" انھوں نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی ہم آپ کو کوئی خوش خبری سنانے کی پوزیشن میں نہیں آئے۔ تاہم بہت جلد ہم یہ بات کھول کر آپ کے سامنے بیان کر سکیں گے۔ اس وقت تو ہم چند سوالات کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں، اگر آپ محسوس نہ کریں۔"

"ضرور۔ کیوں نہیں۔" وہ بولے۔

"آپ کاروباری سلسلے میں ملک سے باہر تو جاتے رہتے ہوں گے۔"

"ہاں! کیوں نہیں۔" وہ بولے۔

"کیا آپ انشارجہ بھی گئے ہیں؟"

"بالکل گیا ہوں۔ بلکہ کئی مرتبہ۔" انھوں نے فوراً کہا۔

"اور کیا آپ ڈومان بھی گئے ہیں؟"

"بالکل گیا تھا۔ لیکن ڈومان صرف ایک بار گیا تھا۔"

"کیا آپ اپنی ڈائریوں سے دونوں جگہوں پر جانے کی تاریخیں ہمیں دے سکتے ہیں۔"

"لیکن اس بات کا کیس سے کیا تعلق؟" اب ان کے لہجے میں بلا کی حیرت آ گئی۔

"تعلق کی بات بعد میں دیکھی جائے گی۔ پہلے آپ تاریخوں

www.UrduFanz.com

کی بات کر لیں۔" میں نے کہا۔

" میں اپنے سیکرٹری سے کہ دیتا ہوں۔ وہ پندرہ بیس منٹ میں ساری تفصیل لکھ کر آپ کو دے دیتا ہے۔"

" بہت بہت شکریہ۔"

" اور کوئی بات۔"

" فی الحال یہی کافی ہے۔ بس آپ اتنا ہی کر دیں۔"

" اچھی بات ہے۔" انھوں نے کہا اور اُٹھ کر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد کا آدمی آیا۔ اور ایک کاغذ دیتے ہوئے بولا:

" اس پر ساری تفصیل درج ہے۔"

" بہت بہت شکریہ۔"

وہ کاغذ لے کر ہم دفتر آئے۔ اور اخباری تفصیلات کو ان تفصیلات سے ملا کر دیکھا اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جن تاریخوں میں شہزادہ ڈومان میں تھا۔ بالکل انھی تاریخوں میں عدنان روگی بھی ڈومان میں تھے۔

اور یہ ایک حیران کُن بات انھیں معلوم ہوئی تھی۔

اس کا ملازم

" اس ساری تفصیل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شہزادے سے مسٹر عدنان روگی کا کوئی تعلق ہے۔" اشفاق نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

" نظر ایسا ضرور آتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایسا ہوا بھی ہو، کیوں کہ یہ ایک اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔" آفتاب بولا۔

" دل نہیں مان رہا۔ کہ یہ ایک اتفاق ہو سکتا ہے۔" اخلاق نے کہا۔

" چلو خیر۔ یہاں بھی فرض کر لیتے ہیں۔ فرض کیا، ان کا کوئی پُرانا تعلق ہے۔ تو پھر۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

" پھر یہ کہ ان میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ شہزادے کو غصّہ آگیا، وہ ایک غریب آدمی کے لباس میں عدنان روگی کو قتل کرنے کے ارادے سے یہاں آ گیا۔ اور۔" اشفاق نے

جلدی جلدی کہا۔

" اگر بات یہی تھی تو پھر وہ اندھا دھند گھر میں داخل کیوں ہوا، وہ یہ کام خفیہ طور پر کر سکتا تھا۔ کیوں کہ اسے اپنی ریاست واپس بھی جانا تھا۔" آفتاب نے خیال ظاہر کیا۔

" اور پھر اس نے وصیت میں ہمارا نام کیوں لیا۔"

" یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو اُلجھن میں اور اضافہ کر رہی ہیں۔" اخلاق بڑبڑایا۔

" پھر۔ اب کیا کیا جائے۔"

" تفتیش ۔ ہمیں شہزادے کی زندگی کے بارے میں اور کھوج لگانا ہوگا ۔ یہ شہزادہ کافی پُراسرار نظر آرہا ہے۔" میں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

" اس میں کوئی شک نہیں ۔ تھا تو وہ پُر اسرار ہی۔"

" لیکن ہم اس کے بارے میں کس طرح معلوم کریں ۔ ہم سومینا تو جانے سے رہے۔"

" شاید اس سلسلے میں انکل فارانی ہماری کچھ مدد کر سکتے ہیں ۔ تاریخ ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔" آفتاب بولا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ چلیں۔" میں نے اُچھل کر کہا۔

انکل فارانی نے ہمیں حیران ہو کر دیکھا، پھر بولے:

" تم لوگ مجھ سے ملنے نہیں آئے ۔ کسی چکر میں ہو۔"

" آپ کا اندازہ بہت شان دار ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

" چاپلوسی نہیں چلے گی بھئی۔ اصل بات کرو۔" وہ بولے۔

" آپ ریاست سومینا کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟"

" کیوں ۔ کیا ہوا۔"

" یہ ہم بعد میں بتائیں گے ۔ آپ جو کچھ جانتے ہیں، وہ بتا دیں۔"

" وہ ایک چھوٹی ریاست ہے، اس کے حکمران بہت اچھے آدمی ہیں ۔ ریاست میں بادشاہت کا نظام ہے۔"

" اور کچھ۔"

" اب مجھے کیا معلوم ۔ کہ تم کیا جاننا چاہتے ہو۔" انھوں نے منہ بنایا۔

" بادشاہ کا ایک بیٹا بھی ہے۔"

" ہاں! بالکل ہے ۔ وہ سومینا کا شہزادہ کے نام سے مشہور ہے۔"

" اس کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہیں۔"

" ضرور جانتا ہوں ۔ بلکہ میرے پاس کچھ پرانے اخبارات بھی ہیں جن میں اس کے بارے میں بہت کچھ شائع ہوا ہے ۔ لیکن وہ اخبارات میں اس وقت دوں گا ۔ جب تم پہلے

www.UrduFanz.com

مجھے بات بتاؤ گے۔"

اب ہم مجبور ہو گئے۔ ساری بات بتانا پڑی ۔ وہ خاموشی سے سنتے رہے، آخر بولے:

"بہت عجیب کہانی ہے۔ لیکن شاید میں تم لوگوں کی زیادہ مدد نہیں کر سکوں گا۔"

"جی کیا مطلب۔ ابھی تو آپ کہ رہے تھے۔"

"ہاں! میں ٹھیک کہ رہا تھا۔ لیکن میرے پاس شہزادے کی خفیہ زندگی کے بارے میں تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ اخبارات میں اعلانیہ شائع ہوتا رہا ہے۔ اسی میں سے کچھ پیش کر سکتا ہوں۔"

"ہمارے لیے وہی بہت ہے۔ ہم اس کا غور سے مطالعہ کریں گے اور ان شاء اللہ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔"

"اچھی بات ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"

وہ ہمیں اپنی لائبریری میں لائے اور اخبارات کی ایک فائل ہمارے سامنے رکھ دی۔ اس فائل پر ریاست سومینا لکھا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ میری تو یہاں کوئی ضرورت نہیں۔"

"جی نہیں۔ آپ جا سکتے ہیں۔" میں نے کہا اور وہ چلے گئے۔ اب ہم ان اخبارات کو دیکھنے لگے۔ ہمیں دو گھنٹے

تک ۔۔ لعہ کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ اخبارات ختم ہو گئے۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا:

"ان اخبارات سے ہم صرف یہ اندازہ لگا سکے ہیں کہ اپنے محل سے غائب ہونا شہزادے کا معمول ہے۔ لاکھ پہروں کے باوجود وہ غائب ہو جاتا ہے، پھر اس کی تلاش شروع ہو جاتی ہے اور آخر یا تو وہ خود اپنے محل میں پہنچ جاتا ہے یا پھر اس کی ریاست کے شاہی پیادے اسے محل میں پہنچا دیتے ہیں۔ اس ریاست میں ان دنوں غربت کا دور دورہ ہے؛ تاہم نظامِ حکومت احسن طریقے سے چل رہا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں سے تو ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔" میں نے جلدی جلدی کہا۔

"ان سے زیادہ معلومات ان اخبارات میں نہیں ہیں۔ اب ہم کیا کریں۔ ہمیں تو معلوم یہ کرنا ہے کہ شہزادے کا عدنان روگی سے کوئی تعلق رہا ہے یا نہیں۔"

"چلو پھر انکل سے بات کریں۔ یوں کام چلتا نظر نہیں آتا۔"

اسی وقت انکل فارانی کے دروازے پر دستک ہوئی۔ ہم نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا:

"یہ اس وقت کون آ گیا۔" آفتاب بول اٹھا۔

www.UrduFanz.com

"کیوں! کیا اس وقت آنا منع ہے۔" میں نے منہ بنایا۔

جلد ہی انکل فارانی اندر داخل ہوئے اور بولے:

"بھئی تمہاری ملاقات آئی ہے۔" یہ جملہ انھوں نے مسکرا کر کہا۔

"آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ہم جیل میں قیدی ہوں۔"

"قیدی نہیں ہو تو کیا ہوا۔ قیدی بن تو سکتے ہو۔"

"جی کیا مطلب؟" ہم ایک ساتھ بولے۔

"آؤ میرے ساتھ۔" وہ بولے۔

ہم ان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آئے۔ دوسرا لمحہ چونکا دینے والا تھا۔ وہاں جلالی نور صاحب تشریف فرما تھے:

"اوہو انکل۔ نلالی جور۔ آپ۔"

"جلالی نور۔" وہ غرائے۔

"لیکن۔ آپ اور یہاں۔"

"میرے پاس تم لوگوں کی گرفتاری کا وارنٹ ہے۔" اس نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور ہم نے کیا کیا ہے۔"

"کسی فرد کے کاموں میں مداخلت۔"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم تو کبھی بھی کسی فرد کے معاملات

میں مداخلت نہیں کرتے۔"

"میرے پاس اس بات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کہ تم نے دخل اندازی کی ہے۔"

"شکریہ۔ ہم بھی وہ ثبوت دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"ضرور کیوں نہیں۔ آج میں تمہارے تمام اعتراضات دور کر کے ہی تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔ اور لے جاؤں گا بھی ہتھکڑیاں پہنا کر۔"

"ارے باپ رے۔ آج تو آپ بہت تیاری کر کے آئے ہیں۔"

"میں نہیں۔ یہ تیاری تم نے کی ہے۔ یعنی جیل جانے کی تیاری۔" ان کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ نظر آئی۔

"اللہ رحم فرمائے۔ انکل۔ آپ فوراً انکل راٹھور کو فون کر کے بلالیں، ان کے ارادے نیک نظر نہیں آتے۔" میں نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اچھی بات ہے۔"

"یہ کوشش بھی بے کار ہو گی۔ وکیل راٹھور صاحب بھی آپ کو گرفتاری سے نہیں بچا سکیں گے۔"

"اوہو۔ ایسی کیا بات ہو گئی۔" انکل فارانی بولے۔

"بس دیکھتے جائیے۔ ویسے آپ شوق سے وکیل کو فون

www.UrduFanz.com

کریں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

انکل فارانی نے فون کیا اور پھر ہماری طرف مڑے:

"معاملہ کیا ہے شوکی؟"

"ہمارے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں۔" میں نے کندھے اچکائے۔

"انسپکٹر صاحب۔ آپ ہی کچھ بتائیں۔"

"ان کے خلاف رپورٹ درج کرائی گئی ہے۔ وہ بھی ثبوت سمیت۔"

"کس نے رپورٹ درج کرائی ہے۔ اور کیا رپورٹ درج کرائی ہے۔ ثبوت کیا ہے ہمارے خلاف" میں ایک سانس میں کہہ گیا۔

"ابھی بتاؤں یا وکیل صاحب کا انتظار کیا جائے۔"

"ابھی بتا دیں۔"

"لیکن پھر میں بتانے کے بعد رکوں گا نہیں۔ تم لوگوں کو ہتھکڑیاں لگاؤں گا اور لے جاؤں گا، باہر میرے ماتحت موجود ہیں۔"

"تب پھر ہم انتظار کر لیتے ہیں۔" میں نے کہا۔

"شوق سے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں تو آج تم لوگوں کی ہر کوشش کو ناکام ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"اور ہم صرف ایک بات جانتے ہیں۔ رپورٹ بالکل غلط

درج کرائی گئی ہے۔ بالکل جھوٹی۔"

"تب پھر ثبوت کس طرح موجود ہے۔"

"ثبوت بھی فرضی ہو گا۔"

"اگر تم اس ثبوت کو دیکھ کر فرضی کہہ سکے تو بات ہے۔" انھوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اللہ مالک ہے۔" اشفاق بڑبڑایا۔

آخر انکل راٹھور وہاں پہنچ گئے۔ انھوں نے حیرت بھری نظروں سے سب کو دیکھا، پھر بولے:

"خیریت نظر نہیں آتی۔"

"انکل جلالی نور کے پاس ہمارے وارنٹ گرفتاری موجود ہیں۔ کسی نے ہمارے خلاف کوئی رپورٹ درج کرائی ہے اور ثبوت بھی ساتھ پیش کیا ہے۔"

"مہربانی فرما کر تفصیل پیش کریں۔" انکل راٹھور بولے۔

"ضرور کیوں نہیں۔ اسی انتظار میں تو رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر انھوں نے ہاتھ میں پکڑی فائل کھول لی۔ اور اس میں سے پڑھنا شروع کیا:

"مسٹر شوکی۔ بلکہ شوکی برادرز مورخہ ۹ اکتوبر یعنی آج سے سات ماہ پہلے ایک شخص راکوم نامی آپ کے دفتر میں آیا تھا۔ کیا آپ کو اس بات سے انکار ہے؟"

www.UrduFanz.com

ہماری پیشانیوں پر بل پڑ گئے۔ سات ماہ پہلے واقعی ایک شخص راکوم نامی ہمارے دفتر آیا تھا۔ اس نے ہم سے ایک کیس حل کرانا چاہا تھا اور اس سلسلے میں ہمیں دس ہزار روپے کی پیش کش بھی کی تھی۔ جن میں سے پانچ ہزار روپے اس نے اسی وقت ادا کر دیے تھے۔ اس نے کہا تھا کہ کیس کی تفصیلات وہ ہمارے دفتر میں نہیں، اپنے گھر میں بتائے گا، دوسرے دن ملاقات کا اس نے وقت دیا تھا، دس اکتوبر کو ہم جب اس پتے پر پہنچے، جو اس نے دیا تھا تو معلوم ہوا، اس پتے پر راکوم نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔ ہم بہت سٹ پٹائے تھے اور اس کے پانچ ہزار روپے بطور امانت گھر کی ایک الماری میں رکھ دیے تھے، جو ابھی تک وہیں موجود تھے۔ اس کے بعد ہم نے اس شخص کو نہیں دیکھا تھا۔ اب سات ماہ بعد اس کا نام پھر سننے میں آیا تھا۔ لیکن کس سلسلے میں۔ ہمارے وارنٹ گرفتاری کے سلسلے میں —

"تم بولتے کیوں نہیں۔ سانپ سونگھ گیا ہے کیا:" ہم نے سنا، جلالی نور طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

"یہ ٹھیک ہے:" میں نے پُرسکون آواز میں کہا۔

"اس نے تم سے کوئی کیس حل کرانا چاہا تھا۔ اگلے روز

ملاقات کا وقت دیا تھا۔ کیا یہ بھی ٹھیک ہے:"

"بالکل ٹھیک ہے:" میں نے کہا۔

"لیکن اگلے دن تم اس سے نہیں ملے۔ کیوں؟" جلالی نور بولے۔

"یہ غلط ہے۔ ہم اس سے ملنے گئے تھے، لیکن جو پتا اس نے لکھوایا تھا، اس پتے پر راکوم نامی کوئی آدمی نہیں رہتا تھا۔ لہٰذا ہم نے اس کے پانچ ہزار روپے بطور امانت گھر میں ایک جگہ رکھ دیے۔ جو اب تک وہیں موجود ہیں — بے شک چل کر دیکھ لیں:"

"بھولے نہ بنو۔ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے:" جلالی نور مسکرائے۔

"جی۔ کیا مطلب؟" میں نے چونک کر کہا۔

"وہ جب تمہارے دفتر آیا تھا تو اس نے دفتر میں ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کی تھی۔ لہٰذا تم انکار نہیں کر سکتے کہ یہ معاملہ طے ہوا تھا:"

"ہم نے تو ٹیپ والی بات سننے سے پہلے ہی اقرار کیا ہے:" آفتاب نے منہ بنایا۔

"مسٹر جلالی نور۔ آپ آخر کہنا کیا چاہتے ہیں، اتنی سی بات پر تو انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکتا:" انکل اکبر راٹھور بولے۔

www.UrduFans.com

"جی ہاں! میں جانتا ہوں۔ مسٹر راکوم نے جو پتا لکھوایا تھا، وہ بالکل درست تھا، لیکن گھر میں وہ راکوم نہیں کہلاتے۔"

"اوہ! لیکن اس میں ہمارا کیا قصور۔ ان کو چاہیے تھا، وہ ہمیں اپنا وہ نام لکھواتے جس نام سے ان کے گھر والے شناسا ہیں۔"

"یہ مسٹر راکوم کی غلطی ضرور ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم لوگ خفیہ طور پر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور پھر انہیں دھمکیاں بھی دینا شروع کر دو۔"

"یہ۔ یہ غلط ہے۔"

"لیکن میرے پاس ثبوت ہے۔ تم لوگوں نے اس غریب کو دھمکیاں دیں۔ اسے بلیک میل کرنا چاہا، اس سے بڑی بڑی رقمیں اینٹھنے کی کوشش کی۔"

"بالکل غلط۔ ایسی کوئی بات نہیں۔"

"ثبوت کے ہوتے ہوئے تم دنیا کی کسی عدالت میں اپنی بے گناہی ثابت نہیں کر سکتے۔"

"آخر وہ ثبوت کیا ہے؟" انکل راٹھور نے جھلا کر کہا۔

"یہ جب بھی اس سے ملاقات کرنے گئے۔ انھوں نے ان کی گفت گو ٹیپ کر لی۔ اب اگر آپ لوگ چاہیں تو وہ سن سکتے ہیں۔"

"ضرور۔ ضرور۔" ہم ایک ساتھ بولے، کیوں کہ ہم نے تو پھر اس مسٹر راکوم کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔

جلالی نور نے ایک کانسٹیبل کو اشارہ کیا۔ وہ ایک بیگ اس کے قریب لے آیا۔ اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر اور چند کیسٹیں نکالیں۔

قصور وار نہ ہوتے ہوئے بھی ان چیزوں کو دیکھ کر ہمارے دل دھک کرنے لگے۔ ادھر اس نے کیسٹ لگا دی۔ آوازیں گونجنے لگیں۔ اس میں راکوم کی آوازیں بھی تھیں اور میری بھی۔ لیکن جو جملے کمرے کی فضا میں گونج رہے تھے، وہ جملے میں نے کبھی مسٹر راکوم سے نہیں کہے تھے۔ اب تو ہماری حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ اور خوف کی ایک لہر ہمارے جسموں میں دوڑ گئی۔ ایک کے بعد دوسری کیسٹ جلالی نور لگاتے چلے گئے۔ اور ہماری سٹی گم ہوتی گئی۔ آخر کیسٹیں ختم ہو گئیں۔ ان سے صاف ظاہر تھا کہ ہم نے مسٹر راکوم کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے بُرا حال انکل راٹھور کا تھا۔

"یہ سب کیا ہے بھئی؟" آخر وہ بولے۔

"ایک شان دار جعل سازی۔ میری آواز کی نقل کی گئی ہے۔"

"لیکن۔ ہم اس بات کو ثابت کس طرح کر سکیں گے۔"

www.UrduFanz.com

وہ بڑبڑائے۔

"جعل سازی، جعل سازی ہوتی ہے۔ جعل ساز نے کہیں نہ کہیں غلطی ضرور کی ہو گی۔ کوئی ٹھوکر ضرور کھائی ہو گی۔ بس ہمیں اس کی غلطی کو پکڑنا ہے۔ اور پھر انکل جلالی نور کو اپنے وارنٹ واپس لینا پڑیں گے، لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ کیسے ہوگا۔ یہ تو ہمیں گرفتار کرنے پر تُلے ہوتے ہیں۔" میں نے جلدی جلدی کہا۔

"مسٹر جلالی نور۔ آپ کیا کہتے ہیں؟" انکل فارانی بولے۔

"سوائے انھیں گرفتار کرنے کے کیا کر سکتا ہوں۔" انھوں نے شوخ آواز میں کہا۔

"میں ان کی ضمانت لیتا ہوں۔"

"وارنٹ ناقابلِ ضمانت ہیں۔ انھیں عدالت میں پیش کرنا ہوگا۔ وہاں ضمانت لی جائے گی۔"

انکل فارانی نے انکل راٹھور کی طرف دیکھا۔ انھوں نے بے بسی کے عالم میں کندھے اچکائے اور بولے:

"ٹھیک ہے۔ شوکی۔ مجبوری ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ صبح تمھاری ضمانت ہو جائے گی۔"

"گویا ہمیں ایک رات حوالات میں رہنا ہوگا۔" میں نے تلملا کر کہا۔

"ہاں!" انھوں نے جذباتی آواز میں کہا۔

"لیکن یہ ایک رات جو ہم حوالات میں گزاریں گے، جعل سازوں کو بہت مہنگی پڑے گی۔"

"کیا تم مجھے بھی دھمکی دے رہے ہو شوکی؟" جلالی نور نے غرّا کر کہا۔

"کیا آپ جعل ساز ہیں؟" میں نے منہ بنا کر کہا۔

"میں کیوں ہوتا جعل ساز۔ میرا اس معاملے سے کیا تعلق۔" انھوں نے جلدی سے کہا۔

"تب پھر میں نے صرف یہ جُملہ کہا ہے کہ جعل سازوں کو بہت مہنگی پڑے گی۔ ان سب نے میرا جملہ سُنا ہے۔"

"ہوں خیر۔ اس وقت تو تم حوالات چلو۔" انھوں نے کہا۔

"مسٹر جلالی نور۔ میں درخواست کروں گا۔ انھیں ہتھکڑی لگا کر نہ لے جائیں۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ قانون، قانون ہے۔"

"انکل۔ آپ فریاد نہ کریں۔ بے درد لوگوں سے فریاد کرنا فضول ہوتا ہے۔"

"میں اپنی شان میں گستاخی برداشت کرنے کا عادی نہیں۔" جلالی نور نے تلملا کر کہا۔

"آپ ہتھکڑی لگائیں۔ اور اپنا کام کریں۔" میں نے ہاتھ

www.urdufanz.com

آگے بڑھا دیے۔

ہمارے دونوں انکل ہمیں جاتے ہوئے دیکھتے رہ گئے۔ کچھ بھی نہ کر سکے، پھر ہمیں حوالات میں بند کر دیا گیا۔

"مجھے بہت حیرت ہو رہی ہے۔" آفتاب بڑبڑایا۔

"ہاں! ہم تو عدنان روگی صاحب کا کیس حل کر رہے تھے۔ یہ دُوسرا معاملہ اچانک کہاں سے آ ٹپکا۔"

"ٹپکنے کی کون سی بات ہے۔ کوئی تیسرا بھی ٹپک سکتا تھا۔" آفتاب بولا۔

"مَیں سوچ رہا ہُوں۔ کہیں شہزادے والے معاملے سے اس معاملے کا کوئی تعلق تو نہیں۔" اچانک میں نے کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" وُہ ایک ساتھ بولے۔

"ہونے کو اس دُنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔"

"لیکن کم از کم اس کا دُور دُور تک امکان نظر نہیں آتا۔ شہزادے والا معاملہ بالکل الگ ہے۔"

"پہلے تو اس حوالات سے چھٹکارا مل جائے۔ اس کے بعد ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں۔"

جلد ہی مُلاقاتیوں کی آمد شروع ہو گئی۔ سب سے پہلے انکل کاشان آئے۔ پھر ابا جان ارشد کو لے کر آ گئے۔

اور تو اور جج کریم الدین صاحب تک تشریف لے آئے۔ ان کی آمد پر جلالی نور کا تو رنگ ہی اُڑ گیا۔ جج صاحب نے بہت ٹیڑھی نظروں سے جلالی نور کو گھورا، لیکن منہ سے کچھ نہ بولے۔ ہماری طرف آ کر انھوں نے کہا:

"صبح سویرے تمھاری ضمانت ہو جائے گی، اب عدالتیں بند ہو چکی ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ ایک رات تم لوگوں کو حوالات میں ہی گزارنا پڑے گی۔"

"کوئی پروا نہیں جناب عالی۔"

ایسے میں ہم نے الطاف قاضی کو آتے دیکھا۔ وُہ ایک اخباری رپورٹر تھا اور ہمارا بہت شیدائی تھا۔ جج صاحب کے جانے کے بعد اس نے کہا:

"مجھے پوری تفصیل سُنا دیں۔ صبح وُہ دھجیاں اڑاؤں گا اخبار میں کہ جلالی نور بھاگتا پھرے گا۔"

"نہیں انکل۔ ابھی کچھ نہ کریں۔ پہلے ہم باہر آ جائیں، کچھ کام کرنے کے بعد آپ کو مکمل کہانی سُنائیں گے۔ یہ کہانی اس سال کی سنسنی خیز ترین کہانی ثابت ہو گی۔ یہ بات آپ نوٹ کر لیں۔"

"ٹھہرو۔ ابھی نوٹ کرتا ہُوں۔" الطاف قاضی نے جلدی سے کہا۔

www.urdufanz.com

"اوہو انکل - یادداشت میں نوٹ کرلیں نا۔"

"ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے۔"

غرض نہ جانے کون کون ملنے آیا - دوسرے دن صبح حوالات سے نکلنا نصیب ہوا - ہمارے قدم انکل جلالی نور کی طرف اُٹھنے لگے؛

"انکل - حوالات کی رات گزر گئی۔" میں نے کہا۔

"تو میں کیا کروں - جاؤ اپنا کام کرو۔"

"ہاں انکل! اپنا کام ہی تو ہم شروع کریں گے اب۔"

"کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟"

"اگر اس جملے سے آپ دھمکی ثابت کرسکتے ہیں تو پھر گرفتار کرلیں ہمیں۔" آفتاب نے منہ بنا کر کہا۔

"آج میرا مدتوں کا خواب پورا ہوگیا - آخر میں نے تمھیں حوالات کی سیر کرا ہی دی۔"

"لیکن کیا فائدہ - ہمارے خلاف کیس بالکل جھوٹا ہے - ہم باعزت بری ہو جائیں گے - اس دن آپ کے احساسات کیا ہوں گے؟"

"مجھے کوئی احساس کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔"

آخر ہم تھانے سے رخصت ہوئے - اب ہمارا رُخ راکوم کے گھر کی طرف تھا - یہ ایک شاندار مکان تھا - سات ماہ

پہلے جب ہم یہاں آئے تھے اور گھنٹی بجائی تھی تو ایک مُلازم نے باہر نکل کر بتایا تھا کہ یہاں راکوم نامی کوئی آدمی نہیں رہتا - آج سات ماہ بعد پھر ہم اس دروازے پر گھنٹی بجا رہے تھے -

ایک منٹ بعد اسی مُلازم نے دروازہ کھولا - اس کی آنکھوں میں اُلجھن سی نظر آئی:

"پہچانا ہمیں۔"

"پہچاننے کی کوشش کر رہا ہوں۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہم اس سلسلے میں آپ کی مدد کرتے ہیں - سات ماہ پہلے ہم یہاں آئے تھے - اور ہم نے آپ سے کہا تھا کہ ہمیں مسٹر راکوم سے ملنا ہے - آپ نے یہ سُن کر بتایا تھا کہ یہاں کوئی مسٹر راکوم نہیں رہتے۔"

"اوہ ہاں! اب یاد آیا۔"

"شکر ہے - یاد تو آیا - اب یہ بتائیں - مسٹر راکوم کہاں ہیں؟"

"سات ماہ پہلے بتایا تو تھا کہ یہاں اس نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔"

"لیکن اب تو پولیس انسپکٹر جلالی نور صاحب کا کہنا یہ ہے کہ مسٹر راکوم یہیں رہتے ہیں، لیکن ان کا گھریلو نام کچھ اور ہے۔"

www.UrduFanz.com

"اوہ - آپ میکر صاحب کی بات کر رہے ہیں - تو جناب وہ گھر میں نہیں ہیں - کہیں کام گئے ہیں۔"

"کب گئے ہیں؟ اور کب ان کی واپسی ہو گی؟"

"پرسوں کے گئے ہوئے ہیں - واپسی کب ہو گی - معلوم نہیں۔"

"کیا آپ ہمیں کچھ دیر گفت گو کا موقع دیں گے - ہمارے پاس کچھ چیزیں آپ کو دکھانے کے لیے ہیں۔"

"کیسی چیزیں؟"

"جب تک ہم اطمینان سے بیٹھ نہ جائیں - وہ چیزیں نہیں دکھا سکتے۔"

"اچھا - اندر آ جائیے۔"

وہ ہمیں اندر لے گیا - سارا گھر بالکل سنسان پڑا تھا، مجھ سے رہا نہ گیا:

"کیا! یہاں صرف آپ اور آپ کے صاحب ہی رہتے ہیں؟"

"جی ہاں! ہم ہی دونوں رہتے ہیں۔"

"اور آپ کے صاحب کے گھر کے دوسرے افراد؟"

"وہ کہیں اور رہتے ہیں۔"

"کیا یہ مکان کرائے کا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں! آپ کا اندازہ ٹھیک ہے۔"

وہ ہمیں ڈرائنگ روم میں لے آیا - یہاں دیواروں پر

مختلف قسم کے خنجر سجے ہوئے تھے -

"ہمارے پاس ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر ہے اور چند کیسٹیں ہیں - وہ آپ کو سنانا چاہتے ہیں۔"

"کک - کیا مطلب؟" اس نے گھبرا کر کہا۔

"وہ کیسٹیں آپ نے پولیس کے حوالے کی تھیں - اور پولیس کو یہ بتایا تھا کہ چار لڑکے یہاں آ کر آپ کے صاحب سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں - وہ ان ملاقاتوں کے دوران صاحب کو دھمکیاں دیتے رہے ہیں - اور یہ کہ ہونے والی گفت گو ریکارڈ کی جاتی رہی ہے - لہٰذا ان چاروں کے خلاف ثبوت مکمل ہے - کیوں - ٹھیک ہے نا۔"

"ہاں! یہی بات ہے۔"

"آپ نے ایسا کیوں کیا - آخر آپ کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"آپ کے خیال میں میں نے کیا کیا ہے۔" ملازم بولا۔

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں - ہم یہاں صرف ایک بار آئے تھے - وہ بھی دروازے سے ہی لوٹ گئے تھے - اس دن کے بعد آج آئے ہیں - اس صورت میں یہ گفت گو کہاں سے آ گئی - صاف ظاہر ہے - جعل سازی کی گئی ہے - اور یہ ساری جعل سازی آپ نے اور آپ کے صاحب نے

www.UrduFanz.com

مل کر کی ہے، لیکن ہم صرف یہ جاننے کے خواہش مند ہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ ایسا کرنے کی ضرورت کیا تھی؟" یہ کہ کر میں خاموش ہو گیا۔

ملازم سکتے کے عالم میں بیٹھا رہا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سوچ رہا ہو۔ کیا جواب دے۔

آخر اس کے ہونٹ ہلنے لگے۔

مقتول کا خنجر

"میرے صاحب آپ کے پاس گئے تھے۔ یہ بات مجھے ان کا خفیہ ٹیپ ریکارڈر سننے پر معلوم ہوئی۔ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ کل یہ لوگ مجھ سے ملنے آئیں گے۔ عزت اور احترام سے انھیں بٹھانا۔ لیکن اس کے صرف دو گھنٹے بعد انھوں نے مجھے ایک عجیب حکم دیا۔ وہ حکم یہ تھا کہ جب آپ چاروں آئیں تو یہ کہ کر باہر سے ہی لوٹا دوں کہ یہاں کوئی مسٹر راکوم نہیں رہتے۔"

"کیا!" ہم ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! یہ سن کر مجھے بھی حیرت ہوئی تھی، لیکن میں حیران ہونے کے سوا کر ہی کیا سکتا تھا۔ آپ لوگ آئے تو میں نے آپ کو وہی جواب دیا جو انھوں نے مجھے سکھایا تھا۔ آپ تو خیر واپس چلے گئے، لیکن میں آپ کے بارے میں الجھن میں پڑ گیا۔ صاحب کا موڈ ایک دن خوش گوار

www.urdufanz.com

دیکھ کر میں نے ان سے پُوچھ ہی لیا۔ کہ یہ کیا معاملہ تھا؟ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ دراصل آپ لوگ بلیک میلر قسم کے لوگ تھے۔ اور یہ کہ ایک ترکیب سے میں نے پیچھا چھڑا لیا۔"

"اوہ!" ہم پھر بول اُٹھے۔

"ہاں! مجھے یہ الفاظ سُن کر اور بھی حیرت ہوئی۔ میں نے اس ٹیپ کو پھر سُنا۔ پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ شاید آپ لوگ اب بھی صاحب کو بلیک میل کر رہے ہوں، لیکن صاحب نے مجھ سے بات چھپائی ہو۔ مَیں نے سوچا۔ کیوں نہ آپ لوگوں کو بلیک میلر ثابت کر دیا جائے۔ میں کسی زمانے میں تھیٹروں میں کام کر چکا ہوں۔ آواز بدلنے کا مجھے ملکہ حاصل ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کی آواز میں اور اپنے صاحب کی آواز میں گفت گو ٹیپ کرنا شروع کر دی۔ اس گفت گو سے آپ لوگ پورے پورے بلیک میلر نظر آتے ہیں۔ آپ وہ سُن ہی چکے ہیں۔" یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

"ہاں! سُن چکے ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ آپ نے وہ کیسٹیں پولیس کو کیوں دیں۔ آپ تو اچھی طرح جانتے تھے کہ ہم بلیک میلر نہیں ہیں۔"

"بالکل۔ میں واقعی جانتا تھا۔ لیکن اس دوران میں آپ لوگوں کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جان چکا تھا۔"

"ہم۔ سمجھے نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"یہ کہ میں جان چکا تھا۔ آپ لوگ سُراغ رساں ہیں۔ اخبارات میں آپ کے بارے میں کئی بار پڑھنے کا اتفاق ہوا۔"

"تو پھر۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ پولیس کی نظروں میں ہمیں بلیک میلر بنا دیں۔ بلکہ ہمیں حوالات کی سیر بھی کرا دیں۔"

"اوہو۔ تو آپ کو اس سلسلے میں حوالات کی سیر بھی کرنا پڑی ہے۔" اس نے چونک کر کہا۔

"پولیس والے ہمارے چچا جان تو نہیں ہیں کہ معاف کر دیتے۔"

"اوہ۔ اب تو مجھے اور بھی افسوس ہے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔" اس نے گھبرا کر کہا۔

"وُہی تو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کا مقصد کیا تھا۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟"

"اب شاید مجھے ساری بات ہی بتانا پڑے گی۔"

"ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔" اشفاق جلدی سے بولا۔

"ہم دراصل اس مُلک کے رہنے والے نہیں ہیں۔"

www.UrduFanz.com

"یہ بات ہم آپ کے نقوش دیکھ کر ہی جان چکے ہیں۔"

"میرے صاحب یہاں کسی خاص کام سے آئے تھے۔ ہم یہاں قریباً سات ماہ پہلے آئے ہیں۔ یہ مکان انھوں نے اس سے بھی پہلے کرائے پر لے رکھا تھا۔ اور جب بھی یہاں آتے تھے۔ تو ہم یہیں ٹھہرتے تھے۔ اس بار بھی یہیں ٹھہرے۔ تین چار دن بعد ایک دن وہ لوٹے تو انھوں نے آپ لوگوں سے ملاقات کا ذکر کیا اور ٹیپ کی جانے والی گفتگو بھی سنائی۔ جس میں صرف اتنا ذکر ہے کہ وہ آپ سے ایک عدد کیس حل کرانا چاہتے ہیں۔ اور کیس کی تفصیل گھر میں بتائیں گے۔ لیکن پھر انھوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو واپس بھیج دیا جائے۔ میں نے ان کا حکم مانا۔ پھر وہ مجھے یہیں چھوڑ کر کچھ دنوں کے لیے اپنے وطن چلے گئے۔ یہ کہہ کر کہ جلد ہی واپس آئیں گے۔ لیکن وہ قریباً ساڑھے چھے ماہ بعد لوٹے۔ انھوں نے چند دن بعد پرسوں بتایا کہ وہ ایک اہم کام کے سلسلے میں جا رہے ہیں۔ ان کی واپسی صرف ایک گھنٹے تک ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے انتظار کیا۔ لیکن وہ نہ آئے۔ یہاں تک کہ کئی گھنٹے گزر گئے۔ اب میں نے سوچنا شروع کیا کہ کیا کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ میں یہ کر سکتا تھا کہ پولیس میں رپورٹ

درج کرا دیتا۔ لیکن میرے صاحب اس قسم کی کسی کوشش کو پسند نہ کرتے۔ وہ ہمیشہ خفیہ رہتے ہیں۔ دوسروں کو اپنا اصل نام نہیں بتاتے۔ عام طور پر میک اپ میں رہتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ کہ میرے صاحب ایک پُراسرار ترین آدمی ہیں۔ میں اس سوچ میں تھا کہ آپ لوگوں کا خیال آ گیا، ساتھ ہی مجھے ان کیسٹوں کا خیال آیا جو میں نے فرضی بھری تھیں۔ بس پھر کیا تھا۔ میں جوش سے اچھل گیا۔ اور وہ کیسٹیں پولیس کے حوالے کر دیں۔ دیکھ لیں۔ اب آپ یہاں موجود ہیں۔" یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

"ہوں! بات تو ساری سمجھ میں آ گئی۔ اگرچہ بہت گھوم پھر کر آئی ہے۔ عجیب چکر چلا ہے۔ خیر۔ اب آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے صاحب گم ہیں۔"

"ہاں! میں یہی چاہتا تھا کہ اس طریقے سے آپ یہاں آ جائیں۔ تاکہ آپ لوگوں کے ذریعے ہی انھیں تلاش کرایا جائے۔ ان کے پانچ ہزار روپے تو آپ کے پاس موجود ہی ہیں۔"

"ہوں! ان کا اصل نام کیا ہے؟"

"یہ آپ مجھ سے نہ پوچھیں۔"

"ان کا تعلق کس ملک یا ریاست سے ہے؟"

www.UrduFanz.com

"یہ بات بھی میں نہیں بتا سکتا۔"

"تب پھر۔ ہم لوگ آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں، آپ کے صاحب کو کس طرح تلاش کر سکتے ہیں۔"

"ہوں! آپ کی بات بھی ٹھیک ہے۔ لیکن میں کیا کروں۔ میرے صاحب نے مجھے حکم دے رکھا ہے کہ یہ باتیں کسی کو نہ بتائی جائیں۔"

"خیر۔ اب ہم کچھ عرض کر سکتے ہیں۔" میں نے بُرا سا منہ بنایا۔

"ضرور۔ کیوں نہیں۔ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔"

"تو پھر سُنیے۔ آپ لوگ سومینا کے ہیں۔ ریاست سومینا کے۔ اور آپ کے صاحب ریاست سومینا کے شہزادے ہیں، کیوں کیا خیال ہے؟"

"حیرت ہے۔ آپ نے یہ بات کس طرح جان لی۔"

"ہم سُراغ رساں ہیں۔" آفتاب نے کہا۔

"اب جب کہ آپ یہ بات جان چکے ہیں۔ مجھے کچھ چھپا کر کیا فائدہ ہو گا۔ شہزادے اسی طرح اپنے ملک سے سیر و سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ خفیہ طور پر۔ نہ ریاست والوں کو معلوم ہوتا ہے۔ نہ دُوسروں کو۔ صرف اور صرف مجھے معلوم ہوتا ہے، میں ان کا ایک وفادار

مُلازم ہُوں۔ یُوں سمجھ لیں کہ یہ ان کا شوق ہے۔"

"اب مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ شہزادے کی عدنان روگی سے کہیں نہ کہیں ملاقات ضرور ہوئی تھی۔ اور وُہ ہمارے پاس بھی اسی لیے آئے تھے، وُہ عدنان روگی کا سُراغ لگوانا چاہتے تھے۔ سوال صرف یہ ہے کہ انھوں نے اپنا ارادہ بدل کیوں دیا۔ ہمیں واپس کیوں بھجوا دیا؟" میں بڑبڑانے کے انداز میں کہتا چلا گیا۔

"اس کا صرف اور صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔" آفتاب نے سوچ میں گم لہجے میں کہا۔

"اور وُہ کیا؟"

"یہ کہ عدنان روگی انھیں کہیں نظر آ گئے۔ انھوں نے سوچا۔ اب ہمیں راز دار بنانے کی ضرورت نہیں رہی، وُہ خود ہی معاملے سے نبٹ لیں گے۔ انھوں نے عدنان روگی کا تعاقب کیا اور ان کا گھر دیکھ لیا۔"

"یہ آپ کیا باتیں کرنے لگے۔" شہزادے کے مُلازم نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کو بھی کسی حد تک بات بتانا ہو گی۔ ہو سکتا ہے، آپ ہماری کوئی مدد کر سکیں۔" یہ کہہ کر میں نے اسے مختصر طور پر سارے حالات سُنا دیے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ

www.UrduFanz.com

عدنان روگی کے گھر شہزادے کی لاش مل چکی ہے۔ اور یہ کہ اس نے عدنان روگی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔

ملازم سارے حالات سُن کر سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر اس نے کہا:

"آپ کا خیال ٹھیک ہی لگتا ہے۔ وُہ ضرور کسی کی تلاش میں تھے۔ یہ بات میں نے محسوس کی تھی۔"

"خیر۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم اس کیس پر پہلے ہی سے کام کر رہے ہیں۔"

"بہت بہتر۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ مَیں شہزادے کے بغیر بہت بے چین ہُوں۔"

"ہاں! ہم جانتے ہیں۔"

اور ہم باہر نکل آئے۔ اسی وقت آفتاب بولا:

"یہ بات اب بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ شہزادے نے مرتے وقت ہمارا نام کیوں لیا تھا۔"

"اس سلسلے میں ہمیں۔ ارے ہاں۔ ہم اس لاکٹ کو تو بھول ہی گئے۔ جس میں ایک بچّے کی تصویر تھی۔ میرا خیال ہے، شہزادے کا خادم کم از کم اس لاکٹ کے بارے میں تو بتا ہی سکتا ہے۔" اشفاق نے جلدی جلدی کہا۔

"اوہ ہاں!" میں چونکا۔

ہم واپس مُڑے، ایک بار پھر گھنٹی بجائی۔ ملازم نے ہمیں حیران ہو کر دیکھا:

"جی۔ کیا کوئی اور بات یاد آ گئی؟" اس نے کہا۔

"ہاں! وُہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اوہ خیر۔ جانے دیں۔ پھر سہی۔ معاف کیجیے گا۔ آپ کو بلا وجہ دوبارہ تکلیف دے بیٹھے۔ آؤ بھئی چلیں۔"

ہم واپس مڑ گئے۔ وُہ حیرت زدہ سا ہمیں گھورتا رہ گیا:

"یہ کیا بات ہوئی۔ آپ نے لاکٹ کے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں۔"

"کیسے پوچھتا۔ ہم نے ابھی اسے یہ کب بتایا ہے کہ شہزادے کی لاش مل چکی ہے۔ اگر وُہ پوچھ بیٹھتا کہ ہم لاکٹ کے بارے میں کس طرح جانتے ہیں تو میرا کیا جواب ہوتا۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

★

آفتاب نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔ جلد ہی ملازم نے دروازہ کھول دیا:

"اوہ۔ آپ لوگ ہیں۔"

www.urdufanz.com

"ج ۔ جی ہاں ! ہیں تو ہم ہی۔"

"لیکن عدنان صاحب تو اس وقت گھر میں نہیں ہیں۔" اس نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔ ہم ان سے ملنے کے لیے آئے بھی نہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ ۔ تو آپ مسٹر سلمان روگی سے ملنے آئے ہیں، لیکن جناب ۔ وہ بھی گھر میں نہیں ہیں۔"

"ہم ان سے ملنے کے لیے بھی نہیں آئے۔"

"ارے تو پھر ۔ آپ کس سے ملیں گے؟"

"صرف اور صرف آپ سے۔"

"کیا مطلب ۔ مجھ سے ۔ بھلا مجھ سے آپ کو کیا کام۔"

"بہت ضروری کام ہے ۔ اندر چلیے۔" میں نے کہا۔

وہ ہمیں اپنے کوارٹر میں لے آیا ۔ ہم چارپائی پر ٹک گئے ۔ وہ ایک تپائی پر بیٹھ گیا۔

"اب فرمائیے ۔ آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔"

"جو شخص مارا گیا ۔ اس کے بارے میں آپ کیا بتا سکتے ہیں۔"

"بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں ۔ عدنان صاحب سے پوچھیں۔" اس نے کہا۔

"ان کا بیان ہے کہ حملہ آور نے آکر دروازے کی گھنٹی بجائی تھی۔"

"ہاں ! بالکل بجائی تھی۔" اس نے کہا۔

"آپ نے دروازہ کھولا تھا ۔ حملہ آور نے بتایا کہ وہ مسٹر عدنان روگی سے ملنا چاہتا ہے ۔ آپ اسے ان کے کمرے میں لے گئے ۔ جہاں ان کے بھائی بھی موجود تھے۔"

"جی ہاں ! یہی بات ہے۔" وہ بولا۔

"پھر آپ کمرے سے نکل آئے ۔ لیکن ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ گولی چلنے کی آواز سنی اور آپ پھر اس کمرے کی طرف دوڑے ۔ ٹھیک ہے؟"

"بالکل ٹھیک۔" وہ بولا۔

"آپ نے کیا دیکھا؟"

"یہ کہ وہ شخص گرا پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا ۔ خون اس کے جسم سے بہت تیزی سے نکل رہا تھا ۔ اس لمحے اس نے یہ الفاظ کہے ۔ میری لاش کو یہاں سے اس وقت تک نہ اٹھوایا جائے ۔ جب تک کہ شوکی برادرز کو نہ بلا لیا جائے ۔ اس کے یہ الفاظ میں نے غور سے سنے ۔ لیکن عدنان صاحب اور سلمان صاحب شاید نہیں سن سکے ، کیوں کہ ان کے تو حواس ہی ٹھکانے نہیں تھے ۔ پھر پولیس انسپکٹر

www.UrduFanz.com

آئے۔ انھوں نے جب مجھ سے سوالات کیے تو میں نے حملہ آور کے آخری الفاظ انھیں بھی بتا دیے۔۔ ان الفاظ کو سُن کر وُہ زور سے چونکے تھے۔ اور میں نے دیکھا تھا کہ عدنان صاحب اور سلمان صاحب بھی حیرت زدہ رہ گئے تھے، لیکن انھوں نے کہا کچھ نہیں تھا۔ انسپکٹر صاحب آپ کو فون کرنے لگے تھے۔" وُہ کہتا چلا گیا۔

"بہت بہت شکریہ۔ اور کوئی بات۔"

"اور بات یہ کہ پھر آپ آ گئے۔"

"تو آپ نے اس کے مارے جانے کا منظر نہیں دیکھا، آپ دروازے کے باہر نہیں ٹھہرے تھے۔"

"بالکل نہیں۔ مجھے کیا ضرورت تھی۔ ٹھہرنے کی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ وہاں چند سیکنڈ بعد ہی اس کی لاش گرنے والی ہے۔" اس نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بہت قیمتی باتیں بتائیں۔ اب ہم چلیں گے۔"

"لیکن جناب۔ آپ نے مجھ سے تو اتنی باتیں پوچھ لیں، مجھے بھی تو ایک آدھ بات بتا دیں۔"

"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔"

"آخر وُہ مرنے والا کون تھا۔ وہ عدنان روگی صاحب کو

کیوں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔"

"یہی تو ہم معلوم کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ کو کیا بتائیں۔" میں نے مُسکرا کر کہا۔

"خیر۔ جب آپ معلوم کر لیں اس وقت تو بتا دیں گے نا۔" اس نے کہا۔

"ہاں بالکل۔"

اور ہم وہاں سے نکل آئے۔ اب ہمارا رُخ انکل کاشان کی طرف تھا۔ وُہ ہمیں دیکھ کر مسکرائے:

"ہاں بھئی۔ کیا معلوم کیا اب تک؟"

"پہلے آپ بتائیں انکل۔ اس کیس میں کیا کارروائی ہوئی ہے اب تک۔"

"میں صرف یہ جاننے کی کوشش میں ہوں کہ مرنے والا یہ کیوں چاہتا تھا کہ اس کی لاش تم لوگوں کی موجودگی میں اٹھائی جائے۔"

"آپ نے پروفیسر کو ٹٹولا۔ میرا مطلب ہے، اس نجومی کو۔"

"ہاں! لیکن وُہ بہت گھاگ ہے۔ گھوم پھر کر اس نے یہی کہا کہ وُہ واقعی علم نجوم جانتا ہے۔ اور عدنان روگی اس کے پاس آئے تھے۔ اس نے ان کے ہاتھ کی لکیروں کو بھی دیکھا تھا۔ وُہ لکیریں بھی ایک قاتلانہ حملے کا پتا دے

www.UrduFanz.com

رہی تھیں۔ پھر ان کے ستاروں کو دیکھا۔ ستارے بھی یہی کہتے نظر آ رہے تھے۔ لہٰذا یہی کچھ میں نے عدنان روگی کو بتا دیا۔"

"ہم نے اب تک کچھ کام کی باتیں معلوم کی ہیں۔ مقتول سومینا کا شہزادہ ہے۔ شہزادے کی کسی نہ کسی جگہ عدنان روگی سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ یہاں آنے کے بعد ہمارے پاس اسی سلسلے میں آیا تھا، یعنی عدنان روگی کو تلاش کرانا چاہتا تھا۔ اس نے ہمیں ایڈوانس رقم بھی دے دی۔ لیکن پھر عدنان روگی اسے خود ہی نظر آ گیا، اس نے اس کا تعاقب کیا اور اس کا گھر دیکھ آیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے ملازم نے ہم سے یہ کہا تھا کہ یہاں داکوم نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔"

"ہوں! یہ تمام واقعات انتہائی حیرت انگیز اور سنسنی خیز ہیں۔ اب ہمارے پاس ایک ہی طریقہ رہ جاتا ہے۔ ان کی تہ تک پہنچنے کے لیے، اور وہ یہ کہ ہم براہِ راست عدنان روگی سے بات کریں۔" انکل کاشان نے کہا۔

"ہم آپ کے پاس اسی سلسلے میں تو آئے ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔ میں فون کر کے معلوم کرتا ہوں۔ وہ گھر ہیں یا نہیں۔"

یہ کہہ کر انھوں نے نمبر ملائے:

"ہیلو۔ روگی صاحب۔ شکریہ۔ ہم آپ سے ملنے کے لیے آ رہے ہیں۔ آپ کو کہیں جانا تو نہیں ہے۔" وہ بولے۔

پھر دوسری طرف سے بات سن کر ریسیور رکھ دیا۔

"چلو بھئی۔ وہ ہمیں گھر ہی ملیں گے۔"

ہم ان کی جیپ میں سوار ہو کر عدنان روگی کی کوٹھی پہنچے۔ عدنان صاحب نے پُرجوش انداز میں استقبال کیا:

"شوکی۔ آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہے۔"

"شوق سے۔ ویسے اب تک کوئی کامیابی ہوئی ہے یا نہیں۔ آخر حملہ آور کون تھا۔"

"ہم بہت کچھ معلوم کر چکے ہیں۔"

"اوہ اچھا۔ میں بھی تو سنوں۔"

"حملہ آور کو آپ نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔"

"ہاں بالکل۔" انھوں نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ وہ میک اپ میں رہا ہو۔ اور آپ اسے کسی اور شکل صورت میں پہچانتے ہوں۔"

"تب یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ پہلے یہ معلوم کریں کہ وہ میک اپ میں تو نہیں تھا۔"

"لاش مُردہ خانے میں موجود ہے۔ اور اس نظریے سے

www.UrduFanz.com

ہم نے ابھی اس کو نہیں دیکھا۔ ویسے ہمارا خیال ہے۔ وُہ میک اَپ میں نہیں تھا۔"

"تو پھر موجودہ شکل میں مَیں نے اسے نہیں دیکھا۔"

"اس صُورت میں یہ بات حد درجے عجیب ہو جاتی ہے، ایک شخص جس کو آپ نے زندگی میں کبھی دیکھا تک نہیں، وُہ آتا ہے اور آپ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور آپ اسے ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ اس نے خنجر سے آپ پر وار کیا تھا، جب کہ آپ کے پاس پستول تھا۔"

"جی ہاں! یہی بات ہے۔"

"اور مرنے سے پہلے وُہ یہ کہتا ہے کہ اس کی لاش اس وقت تک نہ اٹھوائی جائے جب تک کہ شوکی برادرز کو نہ بُلا لیا جائے۔ جن کے ہاتھ سے وُہ مارا گیا، آخر ان سے اسے یہ امید کیوں تھی کہ وُہ شوکی برادرز کو بلا ہی لیں گے۔"

"اس نے یہ درخواست ملازم سے کی تھی۔ ہم تو اس وقت پتھر کے بُت بنے ہوئے تھے۔ ہاتھ سے کسی انسان کا مارا جانا۔ کوئی معمولی بات تو نہیں ہوتی۔" عدنان روگی نے جلدی جلدی کہا۔

"ہُوں۔ سوال یہ ہے کہ وُہ یہ کیوں چاہتا تھا؟"

"بھلا میں کس طرح بتا سکتا ہوں۔" اس نے بے چارگی

کے عالم میں کندھے اچکائے۔

"انکل۔ میں اس خنجر کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو اس کمرے کے فرش پر سے اٹھایا گیا۔ یعنی جو حملہ آور کے ہاتھ سے گرا تھا۔"

"ہاں! وُہ خنجر پولیس کے قبضے میں ہے۔ وُہ دکھا دیتا ہُوں۔"

"تو پھر چلیے۔ عدنان صاحب سے ہمیں اس سے زیادہ کچھ معلوم ہونے کی امید نہیں۔" میں نے کہا۔

جلد ہی خنجر ہمارے سامنے رکھا تھا۔ اور ہم اس کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔ انکل کاشان حیران تھے کہ ہم اس کو اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں۔

کیس کی کایا

پھر کئی سیکنڈ خاموشی کے عالم میں گزر گئے۔ آخر انکل کاشان سے رہا نہ گیا:

"اس خنجر میں ایسی کیا بات ہے بھئی۔ عام سا خنجر ہے۔"

"یہ خنجر عام خنجر نہیں ہے انکل۔" میں نے کہا۔

"مجھے تو اس میں ایسی کوئی خاص بات نظر نہیں آ رہی۔" انکل بولے۔

"ہاں! آپ کو نہیں آ رہی ہوگی، ہمیں آ رہی ہے۔ خیر۔ آپ اسے سیف میں رکھوا دیں، یہ کیس حل کرنے میں یہ خنجر ہماری مدد کرے گا۔"

"ارے باپ رے۔ خنجر مدد کرے گا۔"

"جی ہاں! خود وہ لاکٹ بھی مدد کرے گا، جو ہمیں لاش کے نیچے سے ملا تھا۔"

"اچھا بھئی جب مددگار ثابت ہوں گی یہ دونوں چیزیں،

اس وقت جانیں گے۔" انھوں نے اکتا کر کہا۔

"شکریہ انکل۔ ہمیں اجازت دیں۔ کچھ ضروری کام انجام دینا ہیں۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جاؤ۔ تمھارے سارے ہی کام ضروری ہوتے ہیں۔ غیر ضروری کام تو تم کوئی کرتے ہی نہیں۔" انھوں نے ہاتھ نچایا اور ہم مسکراتے ہوئے باہر نکل آئے۔

ایک پبلک فون بوتھ سے میں نے الطاف قاضی کو فون کیا:

"ہیلو انکل۔ ہم بہت جلد آپ کو اخبار کے لیے ایک سنسنی خیز خبر دینے والے ہیں۔ اتنی سنسنی خیز کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔"

"بہت خوب۔ اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے۔"

"بس آپ تیار رہیے گا۔ جوں ہی ہم آپ کو فون کریں، آپ آجائیں۔ اور ساز و سامان کے ساتھ آئیے گا۔"

"فکر نہ کرو۔" انھوں نے کہا اور میں نے ریسیور رکھ دیا۔

"آخر آپ کے دماغ میں کیا ہے۔" اخلاق نے پریشان ہو کر کہا۔

"بھوسہ!" میں نے فوراً کہا۔

"اگر آپ کے دماغ میں بھوسہ ہے تو ہمارے دماغوں میں تو پتا نہیں کیا الا بلا ہو گی۔" آفتاب مسکرایا۔

www.UrduFanz.com

"میں نے ایک بہت خاص بات نوٹ کی ہے اور اس خاص بات نے کیس کی کایا ہی پلٹ دی ہے۔"

"جی۔ کیا مطلب۔ کیس کی کایا۔ تت۔ تو۔ کیا۔ کیس کی بھی کوئی کایا ہوتی ہے۔" آفتاب گھبرا گیا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ ایک کیس کی ہی کیا۔ کایا تو کسی چیز کی بھی ہو سکتی ہے۔"

"تب تو اللہ اپنا رحم فرمائے۔"

"ہم اب تھری سٹار ملز کی سیر کرنے جائیں گے۔"

"اوہ۔ تھری سٹار ملز۔ جو سفید گلاب ملز کے بعد سب سے زیادہ کامیاب ہے۔"

"ہاں!" میں نے کہا۔

ہماری ٹیکسی مل کے سامنے رکی۔ کرایہ ادا کر کے ہم دروازے پر پہنچے۔ وہاں ایک گیٹ کیپر کھڑا تھا:

"ہمیں مل کے مینجر سے ملنا ہے۔"

"دائیں طرف کمرۂ استقبالیہ ہے۔ وہاں جائیں۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"شکریہ جناب۔" میں نے بھی جواب میں برا سا منہ بنایا۔

"تم نے منہ کیوں بنایا؟"

"جس وجہ سے آپ نے بنایا۔" میں بولا اور وہ اپنا سا

منہ لے کر رہ گیا۔

ہم کمرۂ استقبالیہ میں داخل ہوئے۔ وہاں میز کے دوسری طرف بڑی بڑی مونچھوں والا ایک موٹا تازہ آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے اور دائیں بائیں بچھی کرسیوں پر کئی آدمی بیٹھے تھے۔ ہم بھی خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ موٹا آدمی رجسٹر میں کچھ لکھ رہا تھا۔ پھر اس نے سب سے نزدیک بیٹھے ہوئے آدمی سے رجسٹر میں دستخط کرائے۔ اور اسے ایک چٹ دیتے ہوئے بولا:

"سیدھے چلے جائیے۔ کمرہ نمبر ۲۱ ہے۔"

وہ شکریہ کر کر چلا گیا۔ اب موٹا آدمی دوسرے سے بولا:

"ہاں جناب! آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

"گیلانی صاحب سے۔"

"اوہ اچھا۔" اور وہ پھر رجسٹر میں اس کا نام پتا وغیرہ لکھنے لگا۔

اس طرح آخر ہماری باری آئی۔

"آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

"مینجر صاحب سے۔"

"ان سے ملاقات کے لیے پہلے سے وقت لینا پڑتا ہے۔"

"افسوس! ہمارے پاس پہلے سے وقت نہیں ہوتا۔"

www.UrduFanz.com

"کیا مطلب؟"

"بات دراصل یہ ہے جناب کہ آپ فون پر ان سے صرف اتنا کہہ دیں کہ شوکی برادرز آئے ہیں۔ وہ ہمیں فوراً بلا لیں گے۔" میں نے سوچے سمجھے بغیر کہا۔

"اوہ تو یوں کہیے۔ آپ ان کے کوئی قریبی واقف ہیں۔" اس نے چونک کر کہا۔

ہم خاموش رہے۔ وہ اگر خود ایک غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا تھا تو اس میں ہمارا کیا قصور تھا۔ اب اس نے فون پر ایک بٹن دبایا اور بولا:

"ہیلو سر۔ شوکی برادرز آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"شوکی برادرز۔ کون شوکی برادرز؟"

ریسیور سے ابھرنے والی آواز ہم نے بھی سن لی۔

"اوہ معاف کیجیے گا جناب۔" کلرک گڑبڑا گیا۔

"اور تم معافی کس بات کی مانگ رہے ہو؟"

"دراصل ان لوگوں نے کہا تھا کہ ان کا نام سنتے ہی آپ انھیں بلا لیں گے۔"

"اوہو۔ یہ شوکی برادرز وہ تو نہیں ہیں۔ خیر۔ تم انھیں بھیج دو۔"

کلرک نے ہمیں عجیب سی نظروں سے دیکھا اور بولا:

"آپ سیدھے لفٹ تک چلے جائیں۔ صاحب پانچویں منزل کے کمرہ نمبر ۱۶ میں بیٹھے ہیں۔"

"شکریہ جناب۔" میں نے کہا۔

لفٹ کے ذریعے ہم اوپر پہنچے۔ کمرہ نمبر ۱۶ کے دروازے پر ایک باوردی آدمی موجود تھا:

"شوکی برادرز۔"

"اوہ ہاں! صاحب نے آپ کا نام ابھی ابھی بتایا ہے، تشریف لے جائیں۔"

ہم اندر داخل ہوئے۔ کمرہ بہترین طرز پر سجا ہوا تھا، اور کافی پیسہ خرچ کیا گیا تھا۔ آبنوس کی بنی میز کے دوسری طرف ایک بہت اونچے قد کے آدمی بیٹھے تھے۔ ان کے منہ میں ایک بہت موٹا سگار تھا۔ انھوں نے کئی سیکنڈ تک ہمیں گھور کر دیکھا۔ پھر بولے:

"تشریف رکھیے۔"

ہم ان کے سامنے والی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے علاوہ کمرے میں ان کا سٹینو بھی موجود تھا۔ سٹینو دبلا پتلا آدمی تھا آنکھوں پر عینک تھی۔

"اب فرمائیے۔ آپ نے کلرک سے یہ کیوں کہا تھا کہ میں آپ لوگوں کو فوراً بلا لوں گا۔"

www.UrduFanz.com

"کیا میں آپ لوگوں کو پولیس کے حوالے کر دوں۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے۔"

"صاف صاف بات کریں۔"

"صاف صاف بات یہ ہے کہ عدنان روگی کے ہاتھ سے ایک آدمی کا خون ہو گیا ہے۔"

"آپ نے مجھے یہ خبر کیوں سنائی۔ آپ ہیں کون؟"

"بتا چکے ہیں۔ ہم شوکی برادرز ہیں۔ پرائیویٹ جاسوس۔"

"اچھا اچھا۔ اب سمجھا۔" انھوں نے زور سے سر ہلایا۔

"ایک شخص خنجر سے عدنان روگی پر حملہ آور ہوا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ خنجر ان کے جسم میں اُتارتا، خود ان کی گولی کا نشانہ بن گیا۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے نکلا۔

"کمرے میں اس وقت ان کا چھوٹا بھائی سلمان روگی بھی تھا۔"

"میں سن رہا ہوں۔ آگے کہیے۔" اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔

جائزہ لیا۔ لاش کے نیچے سے ایک لاکٹ نکلا۔"

"اور وہ لاکٹ کیسا تھا؟"

"اس میں ایک بچّے کی تصویر لگی ہوئی ہے۔"

"اوہ!" مینجر صاحب یہ سن کر بے چین ہو گئے۔

"مجھے پہلے ہی اُمید تھی کہ آپ یہ سن کر بے چین ہو جائیں گے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن کیسے؟"

"میں نے اخبارات میں اکثر آپ کی تصاویر دیکھی ہیں۔ ان تصاویر میں ایک لاکٹ آپ کے گلے میں بھی لٹکتا نظر آتا ہے اور اس لاکٹ میں بھی ایک بچّے کی تصویر ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے۔ وہ تصویر بالکل وہی ہے۔ اور اس کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ لاکٹ آپ کا ہے۔ جو حملہ آور کے نیچے سے ملا تھا۔"

مینجر پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمیں دیکھنے لگے۔ آخر کئی سیکنڈ کی خاموشی کے بعد انھوں نے کہا:

"مم۔ میں اس لاکٹ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

www.urdufanz.com

" اس کے لیے آپ کو ہمارے ساتھ متعلقہ پولیس اسٹیشن چلنا ہوگا۔"

" میں تیار ہوں۔ چلیے۔"

" اب آپ سمجھ گئے ہوں گے، میں نے یہ بات کیوں کہی تھی۔ کہ آپ ہمیں فوراً بلا لیں گے۔ اگر آپ ملاقات سے انکار کرتے تو ہم فوراً اس لاکٹ کا حوالہ دیتے۔"

" ہاں! یہ ٹھیک ہے۔" انھوں نے کہا۔

ہمارے ساتھ مینجر کو جاتے دیکھ کر ملز کا عملہ حیران رہ گیا۔ اس استقبالیہ کلرک کا چہرہ تو خاص طور پر دیکھنے والا تھا۔ ہم انکل کے ہاں پہنچے۔ انھوں نے مینجر صاحب کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھا، پھر چونک کر بولے:

" اگر میں غلطی پر نہیں تو آپ تھری سٹار ٹیکسٹائل ملز کے مینجر ہیں۔"

" آپ کا خیال ٹھیک ہے۔"

" لیکن شوکی۔ تم ان کے ساتھ کس طرح نظر آرہے ہو۔" انکل بولے۔

" ہم ہی انھیں یہاں لائے ہیں۔"

" ارے۔ اچھا۔" انھوں نے چونک کر کہا۔

" مہربانی فرما کر انھیں وہ لاکٹ دکھا دیں۔ جو لاش کے نیچے

سے ملا تھا۔"

" کیا مطلب۔ کیا اس لاکٹ سے ان کا کوئی تعلق ہے۔"

" جی۔ اتنا گہرا کہ یہ اسے ہر وقت گلے میں لٹکائے رہتے تھے۔"

" ارے!" انکل اچھل پڑے۔

پھر انھوں نے حیرت زدہ انداز میں سیف میں سے لاکٹ نکالا اور مینجر صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ انھوں نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور سرسراتی آواز میں بولے:

" اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لاکٹ میرا ہی ہے۔ اور اس میں جس بچے کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ وہ میرے ہی بچے کی تصویر ہے۔ جو فوت ہو گیا تھا۔"

" اوہ!" ہمارے منہ سے نکلا۔

" سوال یہ ہے کہ یہ لاکٹ حملہ آور کے نیچے سے کس طرح ملا۔ کیا آپ نے اسے بطور کرائے کے قاتل کے بھیجا تھا؟" میں نے چبھتے ہوئے انداز میں کہا۔

" نن۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔"

" تو پھر کیا بات ہے۔ آپ کو وضاحت کرنا ہوگی۔ ورنہ آپ کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے گا۔"

" ہوں! بھلا میں وضاحت کیوں نہ کروں گا۔ لیجیے۔

www.UrduFanz.com

'سُنیے۔ میں کچھ عرصہ پہلے ریاست ڈومان کے دورے پر گیا تھا۔ میں نے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ اتفاق کی بات کہ انھی دنوں عدنان روگی بھی ریاست ڈومان کے دورے پر تھا۔ اور اس نے بھی اسی ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لے رکھا تھا۔ میں نے ایک روز اسے دیکھ لیا۔ لیکن وُہ مجھے نہیں دیکھ سکا تھا۔ میں اس کی ٹوہ میں رہنے لگا۔ کہ شاید اس کی کوئی کمزوری میرے ہاتھ میں آجائے۔ جو میں اپنی مل کے مالک کو بتا کر اس کی نظروں میں اچھا بن سکوں۔ ایک دن میں نے اسے اس ہوٹل کے جوئے خانے میں جاتے دیکھا۔ میں بھی اندر چلا گیا، آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک لگا کر۔ تاکہ اگر اس کی نظر میری طرف اُٹھ بھی جائے۔ تو بھی وُہ مجھے نہ پہچان سکے۔ اندر میں نے اسے جوا کھیلتے دیکھا۔ وُہ بڑی بڑی رقمیں داؤ پر لگا رہا تھا۔ ایسے میں میری نظر ایک بدصُورت آدمی پر پڑی۔ وُہ اس وقت جوئے خانے میں داخل ہو رہا تھا۔ میں نے خیال کیا۔ شاید وُہ اس ہوٹل کا پیشہ ور جواری ہے۔ میں نے اسے روک لیا اور پوچھا:

'مسٹر! کیا تم پیشہ ور جواری ہو؟'

'ہاں! کیوں جناب، کیا بات ہے؟' اس نے پوچھا۔

'سُنو۔ اگر تم اس آدمی کو آج بالکل قلاش کر دو اور خفیہ طور پر اس کی کچھ تصاویر بھی کسی طرح بنوا دو تو میں تمھیں بہت بڑا انعام دے سکتا ہوں!' میں نے اس کے کان میں کہا۔

'یہ کیا مشکل ہے۔ ابھی لیجیے۔' اس نے کہا اور اُٹھ کر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان میں جوا ہونے لگا۔ میں نے دیکھا، عدنان روگی برابر ہارتا چلا جا رہا تھا۔ بدصُورت آدمی کے گلے میں ہیروں کا ایک ہار بھی تھا۔ جو ہلکورے لے رہا تھا۔ آخر عدنان روگی کپڑے جھاڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہال سے نکل جانے کے بعد وُہ بدصُورت آدمی میرے پاس آیا۔ میں اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔ بیٹھنے کے بعد وُہ بولا:

'لیجیے جناب! آپ کی خواہش پوری ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد تصویریں بھی آپ کو مل جائیں گی۔'

'ہاں! بہت بہت شکریہ۔ میری طرف سے یہ انعام وصول کیجیے۔' میں نے کہا اور دس ہزار روپے کی ایک گڈی نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ لیکن اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا:

www.UrduFanz.com

'نہیں شکریہ۔ اس کی ضرورت نہیں۔'

'یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں وعدہ کر چکا ہوں۔'

'خیر۔ اگر کچھ دینا ہی چاہتے ہیں تو پھر مجھے اپنا یہ لاکٹ دے دیں۔ مجھے یہ بہت خوب صورت لگ رہا ہے۔' اس نے کہا۔

میں چونک اٹھا۔ لاکٹ کوئی خاص قیمتی نہیں تھا، لیکن اس میں میرے بچے کی تصویر تھی۔ میں نے اسے اپنے بارے میں اور لاکٹ کے بارے میں بتایا۔ پھر میں نے تصویر نکالنا چاہی تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا:

'نہیں۔ اسی طرح دے دیں۔ آپ کی نشانی میرے پاس رہے گی۔ میں دراصل آپ کے ملک کی سیر کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت یہ لاکٹ میرے کام آئے گا۔ میں آپ سے آکر ملوں گا۔'

میں اس کی خواہش رد نہ کر سکا اور لاکٹ اتار کر دے دیا۔ یہ ہے لاکٹ کی کہانی۔" یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

" کہانی واقعی بہت اچھی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سچ ہو۔"

" اور مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت۔ کیا فائدہ۔" انھوں نے کہا۔

" ہو سکتا ہے، وہ شخص کرائے کا قاتل رہا ہو اور جب وہ یہاں آکر آپ سے ملا ہو تو آپ نے اسے عدنان روگی کو قتل کرنے کے لیے بھیج دیا ہو۔"

" مجھے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں اس حد تک نہیں جا سکتا تھا۔" اس نے کہا۔

" لیکن یہ بیان کوئی ثبوت نہیں ہے۔"

" ہاں! یہ تو ہے۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ شخص کرائے کا قاتل تھا اور میں نے اسے عدنان روگی کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔"

" ہمارے پاس فی الحال کوئی ثبوت نہیں ہے، لیکن ہم ثبوت حاصل کر لیا کرتے ہیں، ارے ہاں۔ یہ تو بتائیے۔ کیا اس نے عدنان روگی کی جوا کھیلتی تصویریں بھی آپ کو دی تھیں؟"

" نہیں۔ تصویریں اس نے اتروا لی تھیں اور صبح دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن افسوس! وہ تصویریں اس کے کمرے سے کسی نے اڑا لیں۔"

" آپ کی اس بات پر عدالت اعتبار نہیں کرے گی۔" انکل کاشان بولے۔

" اس میں میرا کیا قصور۔"

www.UrduFanz.com

"خیر- اب آپ تشریف لے جائیں- ضرورت ہوئی تو ہم پھر ملیں گے۔"

"شکریہ- ضرور۔" اس نے کہا اور چلا گیا۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں انکل؟"

"حیرت انگیز شوکی- تم تو ان دنوں کمال کر رہے ہو، میں تو حیران رہ گیا۔"

"چلیے خیر کوئی بات نہیں- حیران رہ جانے میں کیا حرج ہے۔"

"آخر تم اس تک کس طرح جا پہنچے؟" انکل بولے۔

"ہمیں جو لاکٹ ملا ہے- اس لاکٹ کے ساتھ اس کی تصاویر کئی بار اخبارات میں چھپی ہیں- اچانک مجھے یہ بات یاد آ گئی۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے نکلا۔

"اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ اس شخص نے شہزادے کو بھیجا تھا- یا نہیں۔" میں نے کہا۔

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ شہزادے کو اس کی بات ماننے کی کیا ضرورت تھی- وہ کہہ سکتا تھا کہ وہ ہوٹل کا پیشہ ور جواری نہیں ہے- وہ تو ایک آزاد پنچھی ہے، اور کوئی غریب آدمی بھی نہیں ہے۔" انکل نے کہا۔

"شہزادہ ٹھہرا موڈی آدمی- بس شغل کے طور پر یہ پیشکش قبول کر بیٹھا اور پھر سیاحت کے لیے یہاں آ گیا- وہ تھری سٹار مز کے مینجر سے ملا، اسے لاکٹ دکھایا اور اس کے ہاں مہمان ٹھہرا- باتوں باتوں میں مینجر کو معلوم ہو گیا کہ وہ تو دراصل ایک پیشہ ور قاتل ہے۔" میں کہہ رہا تھا کہ انکل بول اٹھے:

"کیا اوٹ پٹانگ باتیں کر رہے ہو- باتوں باتوں میں مینجر کو کس طرح معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ پیشہ ور قاتل ہے، جب کہ وہ پیشہ ور قاتل تھا ہی نہیں- ارے بھائی- وہ تو شہزادہ تھا- وہ مینجر کے ہاں نہیں ٹھہرا، بلکہ اس نے کرائے پر مکان لے رکھا تھا۔"

"تب پھر آپ ہی بتائیں- میں کیا خیال پیش کروں۔" میں نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"یہ کہانی تم لائے ہو- تم ہی بتاؤ۔"

"ہو سکتا ہے- شہزادے نے سوچے سمجھے بغیر خود کو پیشہ ور قاتل بتا دیا ہو۔"

"ایسی باتیں میں نے آج تک نہیں سنیں۔" انکل نے بھنا کر کہا۔

"تو آج سن لیں نا انکل۔"

"جاؤ بھئی - کوئی اور کہانی سوچ کر آؤ۔"

"جی بہتر! اس مرتبہ ہم وہ کہانی سوچ کر آئیں گے کہ آپ اسے رد نہیں کر سکیں گے۔"

"کیا مطلب - تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"وہی - جو میں نے کہا ہے۔"

"تو کیا - کوئی اور کہانی بھی تمہارے ذہن میں ہے۔"

"ہاں! لیکن ابھی اس کے اظہار کا وقت نہیں آیا۔"

"اچھا! جب وقت آجائے، اس وقت میرے پاس آجانا۔" انہوں نے تنگ آکر کہا۔

"جی بہت بہتر انکل - اللہ حافظ۔" ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ہم باہر نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے - میں نے ڈرائیور کو ایک پتا بتا دیا -

"ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں - ہمیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے۔" اخلاق نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

"نہیں بھئی - ایسی کوئی بات نہیں - بس ایک بات ذہن میں صاف نہیں ہو رہی - اور وہ یہ کہ اگر تھری سٹار ملز کے مینجر کا بیان درست ہے تو پھر کسی کو وہ تصاویر اڑانے کی کیا ضرورت تھی - وہ تصاویر تو صرف عدنان روگی

کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھیں۔"

"تو پھر ہو سکتا ہے - اسی نے تصاویر اڑائی ہوں۔"

"ہاں! میں بھی یہی سوچ رہا ہوں - اور اس سلسلے میں اس کا شہزادے سے کوئی جھگڑا ہوا ہو - ارے ہاں - ایک بات ذہن میں آتی ہے - سنو بھی سنو۔" میں جوش میں بھر گیا -

"سُن رہے ہیں - بالکل سُن رہے ہیں۔" آفتاب نے جلدی سے کہا -

"ہاں - سنو - بہت ساری دولت ہارنے کے بعد عدنان روگی جھلاہٹ کا شکار ہو گیا - اس نے شہزادے کے بارے میں معلوم کیا - وہ بھی اسی ہوٹل میں رہائش پذیر تھا - وہ اس کے کمرے میں داخل ہو گیا - اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے - لیکن وہاں اسے اپنی جوا کھیلتی ہوئی تصاویر میز پر پڑی نظر آئیں - ان تصاویر کو دیکھ کر وہ اور بھی آگ بگولہ ہو گیا - اس نے تصاویر اُٹھا لیں اور شہزادے پر ٹوٹ پڑا - اسے زخمی یا بے ہوش کر کے ہاری ہوئی رقم اس سے چھینی اور وہاں سے نکل آیا - بس اس کے بعد وہ وہاں نہیں ٹھہرا - اپنے وطن آگیا - ادھر شہزادے نے تھری سٹار ملز کے مینجر سے ملاقات کی - صورتِ حال

www.UrduFanz.com

بتائی تو اس نے کہا کہ وہ اس کے وطن میں آ جائے ۔ انتقام لینے کا موقع مل جائے گا۔ چنانچہ شہزادہ یہاں آ گیا، مینجر سے ملا۔"

"نہیں بھائی جان۔ وہ مینجر سے نہیں ملا۔ اگر مینجر سے ملتا تو اسے ہمارے پاس آنے کی ضرورت نہیں تھی۔" آفتاب نے میری بات کاٹ دی۔

"اوہ ہاں! بالکل ٹھیک۔ اپنے راز کو راز رکھنے کے لیے اس نے اپنے طور پر عدنان روگی کا سراغ لگانا چاہا۔ اس سلسلے میں وہ ہمارے پاس آیا۔ لیکن پھر ہم سے گھر پر ملاقات سے پہلے ہی اسے عدنان روگی کہیں نظر آ گیا۔ اس نے تعاقب کر کے اس کی کوٹھی کا پتا چلا لیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے ملازم سے کہ دیا کہ اگر ہم آئیں تو ٹرخا دے۔ اور اس نے ہمیں ٹرخا دیا تھا۔ ہم تو اس بات کو نظر انداز ہی کر چکے تھے۔ پانچ ہزار روپے الماری میں رکھ دیے تھے۔" میں کہتا چلا گیا۔

"اور پھر وہ عدنان روگی سے انتقام لینے کے لیے ان کے گھر میں داخل ہو گیا۔ لیکن ہوا الٹ۔ عدنان روگی کو نجومی نے خبردار کر رکھا تھا۔ ان کی جیب میں پستول تھا۔ انھوں نے پستول نکال لیا اور فائر کر دیا۔ یہ ہے

کل کہانی۔ اب تو تمام واقعات ایک دوسرے پر بالکل فٹ بیٹھ گئے ہیں۔" اشفاق نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں! تمام واقعات فٹ بیٹھ گئے ہیں۔ لیکن ایک سوال ابھی تک اپنی جگہ موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ مقتول نے یہ وصیت کیوں کی تھی۔ کہ۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ واقعی۔ یہ بات تو پھر بھی رہ گئی۔" اخلاق نے منہ بنایا۔

"میں نے کہا تھا نا کہ جب ہم اس کی وجہ معلوم کر لیں گے تو یہ کیس حل ہو جائے گا۔ اور جب تک اس سوال کا جواب معلوم نہیں کریں گے۔ اس وقت تک کچھ نہیں ہو گا۔"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ آپ نے یہ کہا تھا۔ تو پھر؟"

"پھر یہ کہ میں نے اب اس سوال کا جواب معلوم کر لیا ہے۔"

"ارے! کیا واقعی۔" تینوں ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! بالکل۔"

"تو پھر بتائیے نا۔ ہم کس قدر بے چین ہیں اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے۔"

"ذرا ٹھہرو۔ پہلے ہم اس کیس کے سلسلے کی آخری ملاقات

www.UrduFanz.com

کر لیں۔"

اور ٹیکسی اس کوٹھی کے سامنے رُک گئی۔ جس کو شہزادے نے کرائے پر لے رکھا تھا، اس کے ملازم نے ہمیں حیرت بھری نظروں سے دیکھا:

"آپ پھر آ گئے۔"

"ہاں! کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے۔"

"کیسی مجبوری۔"

"بیٹھ کر بتا سکتے ہیں۔" میں نے کندھے اچکائے۔

"اچھا۔ آئیے۔"

وہ ہمیں اُسی کمرے میں لے آیا۔ بیٹھنے کے بعد میں نے کہا:

"آپ کے صاحب ابھی تک لوٹ کر تو آئے نہیں ہوں گے؟"

"آپ کا خیال ٹھیک ہے۔"

"کچھ عرصہ پہلے وہ ڈومان گئے تھے۔ آپ بھی اس وقت ان کے ساتھ تھے۔"

"ہاں! میرے بغیر وہ کسی مُلک میں نہیں جاتے۔ مجھے ساتھ لے کر روپوش ہوتے ہیں۔" اس نے فوراً اقرار کیا۔

"شکریہ۔ وہاں انھوں نے جوا کھیلا تھا؟" میں نے جلدی

سے پُوچھا۔

"جوئے کے تو وہ رسیا ہیں۔ بے تحاشہ جوا کھیلتے ہیں۔ اور کبھی ہارتے نہیں۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ کبھی ہارتے نہیں۔ بڑے سے بڑا جواری بھی کبھی نہ کبھی ہارتا ہے۔" میں نے منہ بنایا۔

"ہاں! لیکن۔ وہ کبھی نہیں ہارے۔"

"تب وہ کوئی چکر چلاتے ہوں گے۔ انھوں نے کوئی ایسی ترکیب کر رکھی ہو گی۔"

"اس بارے میں مَیں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"اچھا خیر۔ تو وہ ڈومان میں بھی جوا کھیلے تھے۔ کیا وہاں ان پر کسی نے حملہ بھی کیا تھا؟"

"ہاں! مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں ہوٹل سے باہر گیا ہوا تھا۔ میں واپس آیا تو معلوم ہوا کہ کسی نامعلوم آدمی نے ان پر حملہ کیا تھا۔ اور انھیں بُری طرح زخمی کر دیا تھا۔ پھر تمام نقدی جو وہ اس روز جیتے تھے۔ لے کر بھاگ نکلا تھا۔ نہ صرف وہ نقدی۔ بلکہ صاحب کی ایک انتہائی قیمتی چیز بھی لے اڑا تھا۔" ملازم کہتا چلا گیا۔

"اور وہ قیمتی چیز کیا تھی؟"

"ان کا ہیروں کا ہار۔ جو وہ ہمیشہ پہنے رہتے تھے۔

www.UrduFanz.com

وُہ ایک خاص ہار تھا۔ جس کو انھوں نے کئی جوہریوں کی ایک ٹیم سے بڑی محنت سے بنوایا تھا۔ اس ہار کو وُہ سوتے وقت بھی نہیں اُتارتے تھے۔"

"اور جوا کھیلتے وقت تو ہار ضرور ہی گلے میں ہوتا تھا۔" میں بول اُٹھا۔

"ہاں! یہی بات ہے۔" مُلازم نے کہا اور پھر اس نے ہار کی خصوصیات بتا دیں۔

"شکریہ! آپ سے ہمیں بہت قیمتی باتیں معلوم ہوئیں۔" میں نے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں پریشان ہوں۔ اب تک صاحب کیوں نہیں لوٹے۔"

"ہاں! آپ کو واقعی پریشان ہونا چاہیے۔ ویسے آپ کا پریشان ہونا آپ کے صاحب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔" میں بولا۔

"جی کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ آپ کے صاحب اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔"

"کیا۔ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں؟" وُہ چلّا اُٹھا۔

"یہ بات آپ کو آخر معلوم ہونا ہی تھی۔ ہم نے بتا دی۔"

"لل۔ لیکن۔ یہ۔ کیسے ہوا۔ وُہ۔ میرا مطلب ہے ۔۔

شہزادے کی لاش کہاں ہے؟" اس نے روتے ہوئے کہا۔

"لاش ہسپتال کے مُردہ خانے میں پڑی ہے۔"

"کیا وُہ کسی ایکسیڈنٹ کا شکار ہوئے ہیں؟" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"نہیں! انھیں قتل کر دیا گیا ہے۔"

"نہیں!!!" وُہ زور سے چلّایا اور پھر اس کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔

www.UrduFanz.com

آیئے چلیں

"ہیلو انکل ۔ ہم اس کیس کو مکمل طور پر حل کر چکے ہیں اور اب نتیجہ آؤٹ ہونے والا ہے ۔ اگر آپ بھی نتیجہ سننے کے خواہش مند ہیں تو عدنان روگی صاحب کے ہاں آ جائیں ۔ میں تھری سٹار ملز کے مینجر کو بھی بُلا رہا ہوں، انکل فارانی اور انکل راٹھور بھی ہوں گے۔"

"میں ضرور آؤں گا ۔ مارے بے چینی کے میرا تو بُرا حال ہے۔"

"شکریہ ۔ آپ نے اچھا کیا کہ بے چین ہوتے رہے۔" میں نے کہا اور سلسلہ کاٹ کر پھر اِدھر اُدھر فون کرنے لگا ۔ فارغ ہو کر ہم عدنان روگی کے پاس پہنچے ۔ انھوں نے ہماری طرف مُسکرا کر دیکھا اور بولے :

"کوئی کامیابی ہوئی یا نہیں۔"

"مکمل طور پر کامیابی۔" میں نے کہا۔

www.UrduFanz.com

"بہت خوب ۔ آیئے ڈرائنگ روم میں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

وُہ ہمیں ڈرائنگ روم میں لے آئے اور بیٹھنے کے بعد بولے :

"ہاں ! تو کیا معلوم ہوا اس شخص کے بارے میں؟"

"بہت کچھ ۔ آپ نے ہمارے ذمّے یہ کام لگایا تھا کہ مقتول کے بارے میں سُراغ لگائیں ۔ وُہ کون تھا اور آپ کو ہلاک کیوں کرنا چاہتا تھا۔"

"ہاں ! تو پھر ۔ آپ نے کیا معلوم کیا۔" انھوں نے بے چین ہو کر کہا۔

مَیں ان کی بے چینی دیکھ کر بھرپُور انداز میں مُسکرا دیا اور بولا :

"آپ کو کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا۔"

"کیا مطلب ۔ کیوں انتظار کرنا ہو گا۔"

"کچھ اور لوگ بھی آنے والے ہیں ۔ ہم ان کی موجودگی میں بات کریں گے۔"

"کیا مطلب ۔ کون لوگ آنے والے ہیں ۔ کیس تو میں نے آپ کو سونپا تھا ۔ وُہ کون لوگ ہیں جن کے سامنے آپ رپورٹ پیش کریں گے۔" انھوں نے حیران ہو کر کہا۔

"متعلقہ لوگ۔"

اور پھر سب سے پہلے انکل فارانی وہاں پہنچے۔ وہ عدنان روگی سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔ انھوں نے گرم جوشی سے ان سے ہاتھ ملایا:

"آپ کا اس کیس سے کیا تعلق؟"

"میں تو دراصل ان کا انکل ہوں۔ اور عام طور پر جب یہ اپنا کوئی کیس مکمل کر لیتے ہیں تو مجھے بھی فون کر کے بلا لیتے ہیں۔ کیوں کہ میں ایسے موقعوں کی تفصیل سننے کا بہت شائق ہوں۔"

"اوہ اچھا۔"

پھر انکل کاشان، انکل جلالی نور، انکل الطاف قاضی، انکل اکبر راٹھور اور تھری سٹار ملز کے مینجر بھی وہاں آ گئے۔ آخر میں شہزادے کا ملازم پہنچا۔ ان سب کے چہروں پر حیرت ہی حیرت تھی۔

"شوکی۔ اب ہماری حیرت کا اور زیادہ امتحان نہ لو۔ کہیں ہم فیل نہ ہو جائیں۔" انکل فارانی نے مسکرا کر کہا۔

"جی بس۔ سب لوگ آ چکے ہیں۔ اب میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔" یہ کہ کر میں ایک لمحے کے لیے رکا اور پھر کہنے لگا:

"یہ کہانی بہت الجھ کر رہ گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہم

بھی الجھ کر رہ گئے، لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی کڑیاں ملتی چلی گئیں۔ اور اب یہ ایک بالکل سیدھی سادی کہانی ہے۔"

"وہی ہم سننا چاہتے ہیں۔"

"یہ سارا گل ایک کاروباری رقابت نے کھلایا۔ تھری سٹار ملز کے مینجر کچھ عرصہ پہلے ڈومان گئے۔ انھی دنوں عدنان روگی صاحب بھی ڈومان گئے۔ اب یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ دونوں ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرے۔ مینجر صاحب نے عدنان روگی کو دیکھ لیا۔ یہ اس کی چھپ کر نگرانی کرنے لگے۔ تاکہ اگر ان کی کوئی کمزوری نظر آ جائے تو اس سے کاروباری فائدہ اٹھایا جائے۔ اور آخر وہ کمزوری انھیں نظر آ گئی۔ اس ہوٹل میں جوا بھی کھیلا جاتا تھا۔ عدنان روگی وہاں جوا کھیلتے نظر آ گئے۔ اسی وقت تھری سٹار ملز کے مینجر نے ایک بدصورت آدمی کو دیکھا۔ انھوں نے خیال کیا کہ وہ ہوٹل کا پیشہ ور جواری ہے۔ انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ کیا وہ پیشہ ور جواری ہے، اس نے بتایا کہ ہاں۔ انھوں نے اس سے کہا کہ اگر آج وہ عدنان روگی سے جوا کھیلے اور اسے زبردست شکست دے، ساتھ میں اس کی جوا کھیلتے ہوئے تصاویر بھی اتار لے تو وہ اسے بہت بڑا انعام دے گا۔ اس بدصورت آدمی نے یہ دعوت قبول کر لی۔ پھر جوا کھیلا

www.UrduFanz.com

گیا اور اس بل واقعی مسٹر عدنان روگی ہارتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ادھر اس بدصورت آدمی نے مینجر صاحب سے ملاقات کی، لیکن انعام میں دس ہزار روپے لینے کی بجائے مینجر صاحب کے گلے کا لاکٹ مانگا، کیونکہ وہ یہاں کی سیاحت میں اس کی مدد چاہتا تھا۔ مینجر صاحب نے اسے لاکٹ دے دیا۔ ادھر عدنان روگی صاحب کا پارہ گرم تھا۔ انھوں نے اس بدصورت آدمی کے بارے میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ وہ بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ابھی بدصورت آدمی نے مینجر صاحب کو تصاویر نہیں دی تھیں، ادھر عدنان روگی صاحب اس کے کمرے میں جا گھسے۔ وہاں میز پر اپنی جوا کھیلتی تصاویر دیکھیں تو ان کا غصّہ آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ وہ غصّے میں اس پر ٹوٹ پڑے، اور اس کی مرمت کر دی۔ ساتھ ہی تمام جیتی ہوئی رقم نکال لی۔ نہ صرف رقم۔ بلکہ اس شخص کے گلے میں ہیروں کا ہار تھا، وہ بھی اتار لیا۔ تصاویر بھی اٹھالیں۔ وہاں سے نکل رہے تھے کہ انھوں نے تھری سٹارز کے مینجر کو دیکھ لیا۔ اب انھیں خیال آیا کہ یہ چال ضرور ان کی تھی۔ پھر یہ وہاں سے فرار ہو کر اپنے وطن آ گئے، لیکن اس واقعے کو بھلا نہیں سکے۔ پھر ایک دن انھیں تعاقب

کا شبہ ہوا۔ اور انھوں نے جان لیا کہ تعاقب وہی بدصورت آدمی کر رہا ہے۔ یہ پریشان ہو گئے۔ پریشانی انھیں نجومی کے پاس لے گئی۔ اس نے حساب لگا کر بتایا کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہونے والا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ واقعی نجوم کا علم جانتا ہے، یا یہ بات اس نے ان کے حالات سن کر اٹکل پچو سے بتائی تھی۔ خیر یہ ہر وقت پستول اپنے پاس رکھنے لگے۔ اپنے چھوٹے بھائی کو ساری بات بتا دی۔ وہ بھی فکر مند ہو گئے۔ لیکن بہت دنوں تک وہ بدصورت آدمی دکھائی نہ دیا۔ وہ تعاقب میک اپ کر کے بھی کرتا رہا اور اپنی شکل صورت میں بھی۔ کافی دنوں بعد وہ پھر ان کا تعاقب کرنے لگا، پھر پرسوں ان کے گھر میں داخل ہوا۔ اور ان کی گولی کا نشانہ بن گیا۔" میں یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"واقعی۔ سنسنی خیز کہانی ہے۔ لیکن یہ کہانی سنانے کے لیے ہم سب کو یہاں جمع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کہانی تو ہم اخبارات میں بھی پڑھ لیتے۔"

میں نے مسکرا کر ان سب کی طرف دیکھا۔ الطاف قاضی کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ شاید وہ جانتا تھا کہ ابھی میں کچھ اور بھی کہوں گا۔ وہ میری

عادت سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔

"پہلے میں عدنان دوگی صاحب سے ایک دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔" میں بولا۔

"ک ک۔ کیسے سوال؟" وہ ہکلائے۔

"آپ نے ڈومان کے ہوٹل میں اس بدصورت آدمی کے ساتھ جوا کھیلا تھا؟"

"ہاں! یہ درست ہے۔"

"تب پھر ہارنے کے بعد اس کے کمرے میں گھسنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہار جیت تو ہوتی ہی ہے جوئے میں۔" میں نے کہا۔

"اس کی ایک وجہ تھی۔"

"ہم وہی وجہ جاننا چاہتے ہیں۔" آفتاب نے جلدی سے کہا۔

"تاش کا جو کھیل ہم نے کھیلا۔ میں اس کا بہت بڑا ماہر ہوں۔ کبھی ہارا نہیں۔ لیکن اس روز مسلسل ہارتا چلا گیا۔ مجھے حیرت اس بات پر تھی کہ میں ایک بھی بازی کیوں نہ جیتا۔ میں نے بیروں وغیرہ کے ذریعے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ صرف یہ بتا سکے کہ بہت دولت مند آدمی ہے۔ فلاں نمبر کمرہ ہے۔ میں اس

کے کمرے کے سامنے پہنچ گیا۔ تالے کے سوراخ سے اندر جھانکا تو وہ اپنے ہیروں کے ہار کو بار بار چوم رہا تھا اور کہ رہا تھا۔ پیارے ہار۔ آج بھی تم نے مجھے مسلسل جیتنے میں پوری پوری مدد دی۔

یہ الفاظ سن کر میں چونک اٹھا۔ اور پھر اس کے دروازے پر دستک دے ڈالی۔ اس نے پوچھا، کون میں نے کہا، بیرا۔ اس نے فوراً دروازہ کھول دیا اور میں اندر داخل ہوتے ہی اس پر ٹوٹ پڑا۔ وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا، لیکن بے خبری میں مار کھا گیا۔ میں اسے مارتا چلا گیا۔ پھر نقدی اور وہ ہار اپنے قبضے میں کر لیا، ایسے میں تصاویر پر نظر پڑی، میں حیران رہ گیا کہ اسے تصاویر لینے کی کیا ضرورت تھی۔ باہر نکلا تو اچانک تھری سٹار ملز کے مینیجر کو دیکھا۔ فوراً بھانپ گیا کہ یہ شرارت ان کی ہے۔ یہ ہے کل کہانی۔ ہاں وہ ہار رہ گیا۔ جب فرصت ملنے پر اس کا جائزہ لیا تو وہ ہیروں کا نہیں تھا۔ عجیب و غریب شیشوں کا تھا۔ ان پر دوسرے کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تاش کے پتوں کی تصاویر آجاتی تھیں اور ان تصاویر کو صرف وہ دیکھ سکتا تھا۔ سامنے والا آدمی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بلکہ آس پاس موجود کوئی شخص بھی

www.UrduFanz.com

نہیں دیکھ سکتا تھا۔"

" اوہ۔ یہ ایک بالکل نئی بات معلوم ہوئی۔" انکل فارانی بول اٹھے اور ہم مسکرا دیے۔

"میں آپ لوگوں کو وہ ہار دکھا سکتا ہوں۔"

" ٹھیک ہے۔ ہم اسے دیکھ لیں گے۔ فی الحال تو دیکھنا یہ ہے کہ اس کیس میں مجرم کون ہے۔ سزا کس کو ملنی چاہیے۔ اور کیا۔ میرا خیال ہے۔ پہلا مجرم تھری سٹار ملز کے مینجر صاحب کا ہے۔ رزق دینے والی ذات اللہ کی ہے، وہ جسے چاہتا ہے۔ جتنا چاہے رزق دیتا ہے۔ کوئی شخص لاکھ رقابت کے جذبات رکھے۔ دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک اللہ نہ چاہے۔ لہٰذا یہ ان کا جرم ہے کہ انھوں نے ان کے کمزور پہلو کے چکر میں یہ چکر چلایا۔" میں روانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

" ہوں۔ بالکل ٹھیک۔ پھر اس کے بعد۔" انکل کاشان بولے۔

" دوسرا مجرم خود وہ بدصورت آدمی ہے۔ اول تو جوا کھیلنا ہی جرم ہے۔ خیر ڈومان میں نہیں ہو گا، لیکن جوئے میں بے ایمانی تو ڈومان میں بھی جرم ہی ہو گی۔ لہٰذا دوسرا جرم اس کا تھا۔ وہ تو خیر اب اس دنیا میں نہیں۔ ہم اسے کیا سزا دے سکتے ہیں۔ اب رہ جاتے ہیں۔ عدنان روگی،

اس کیس کے سب سے بڑے مجرم۔" میں نے یک دم کہا۔

" سب سے بڑے مجرم۔ کیا مطلب؟" کئی آوازیں ابھریں۔

" ہاں! انھوں نے اگر بدصورت آدمی کی بے ایمانی معلوم کی تھی تو انھیں یہ اختیار نہیں تھا کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں، یہ پولیس میں رپورٹ درج کراتے۔ انھیں انصاف مل جاتا، لیکن انھوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا، اسے مارا پیٹا اور نقدی اور ہار اڑا لیے۔ یہاں سے اس میں انتقام کا جذبہ ابھرا اور وہ ان کی تلاش میں یہاں آیا۔ آخر تلاش کر لیا۔ لیکن پھر کسی ضرورت کے تحت اسے اپنی ریاست میں جانا پڑا۔ وہاں سے پھر وہ انتقام لینے کے لیے لوٹا۔ لیکن انتقام لینے کی بجائے خود گولی کا نشانہ بن گیا۔"

" ہوں۔ واقعی۔ یہ جرم عدنان روگی صاحب کا بنتا ہے، اور عدالت میں اس پر بحث کی جا سکتی ہے کہ ان دونوں کو کوئی سزا مل سکتی ہے یا نہیں۔ لیکن بہر حال بدصورت آدمی کے قتل کا مقدمہ ان پر نہیں چل سکتا، کیوں کہ انھوں نے اسے اپنی حفاظت کے سلسلے میں مارا ہے اور اگر یہ اسے گولی نہ مارتے تو خود اس کے ہاتھوں قتل ہو جاتے۔" انکل کاشان بولے۔

" ہاں! انکل۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ

www.UrduFanz.com

بات اسی طرح ہو" مَیں نے پُر اسرار انداز میں کہا۔

"کیا کہا۔ بات اسی طرح ہو۔ تو کیا تمہارے خیال میں بات اس طرح نہیں ہوئی" انکل کاشان نے چونک کر کہا۔

"ہاں! میں یہی کہنا چاہتا ہوں" میں نے سرد آواز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" عدنان روگی کے منہ سے نکلا۔

"پہلی بات تو یہ کہ بدصورت آدمی کوئی عام آدمی نہیں تھا، وُہ ریاست سومینا کا شہزادہ تھا"

"کیا!!!" کئی ایک کے منہ سے نکلا، لیکن عدنان روگی کی آواز سب سے بلند تھی۔

"ہاں! اس بات کی تصدیق ہم کر چکے ہیں۔ یہاں ان کا ملازم بھی موجود ہے۔ اخبارات بھی اس بات کے ثبوت میں پیش کیے جا سکتے ہیں"

"اوہ! شاید اسی لیے کسی اخباری نمائندے کو اس کی لاش دیکھنے کی اجازت نہیں دی گئی" الطاف قاضی بڑبڑایا۔

"حیرت ہے۔ ایک شہزادہ اس طرح جعل سازی سے دولت لوٹتا تھا"

"ان کی ریاست کے مالی حالات خراب ہیں۔ اسی لیے وُہ غائب ہو جاتا تھا اور جوا کھیل کر دولت اپنی ریاست

میں پہنچاتا تھا۔ خود باپ نے ہی اسے یہ اجازت دے رکھی ہو گی۔ باپ اپنی حکومت قائم رکھنے کے لیے مجبور ہو گا۔ خیر یہ ہماری بحث نہیں ہے۔ یہ ان کا اندرونی معاملہ تھا، میں تو اس وقت صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ شہزادہ دراصل انتقام کے لیے مارا مارا نہیں پھر رہا تھا۔ بلکہ وُہ تو اپنا ہار واپس حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وُہ مسٹر عدنان روگی کو قتل کرنے کی نیت سے ان کی کوٹھی میں نہیں داخل ہوا تھا، بات چیت کے ذریعے اپنا ہار واپس لینا چاہتا تھا"

"یہ۔ یہ غلط ہے" عدنان روگی نے چلّا کر کہا۔

"کیوں جناب۔ غلط کس طرح؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"غلط اس طرح کہ اگر اس کا ارادہ خطرناک نہیں تھا تو وُہ خنجر لے کر کیوں آیا تھا"

"ہاں! میں جانتا تھا۔ آپ یہ اعتراض ضرور کریں گے" مَیں نے مُسکرا کر کہا۔

"تو پھر میرے اعتراض کا جواب دیں"

"ہاں ضرور۔ کیوں نہیں۔ میرا دعویٰ ہے۔ وُہ خنجر لے کر آیا ہی نہیں تھا"

"کیا کہہ رہے ہو بھئی۔ دماغ تو نہیں چل گیا۔ ہمیں یہاں سے ایک خنجر ملا تھا۔ جس پر اس کی اُنگلیوں کے نشانات

www.UrduFanz.com

تھے۔" انکل کاشان نے جھنجھلا کر کہا۔

"تو ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ایسا خنجر یہاں سے نہیں ملا۔" آفتاب بولا۔

"یہ تو کہہ رہے ہو کہ مقتول خنجر لے کر نہیں آیا تھا۔" وہ بولے۔

"ہاں! یہ بات تو واقعی ہے۔" میں نے کہا۔

"یہ کیا اوٹ پٹانگ بات ہے۔" عدنان روگی نے چلّا کر کہا۔

"چلّانے کی ضرورت نہیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ خنجر بھی آپ کے پاس ہی تھا۔ آپ نے اسے دیکھتے ہی اس پر گولی چلا دی۔ اسے تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اور پھر جلدی سے خنجر کے دستے پر اس کی انگلیوں کے نشانات لگا کر لاش کے پاس گرا دیا۔ اتنے میں آپ کا ملازم آ گیا اور مقتول نے اپنی وصیت کہہ ڈالی۔ اور پولیس آنے پر آپ کے ملازم نے بتا دی۔ دراصل وہ ہمارے ملک کی پولیس کی کارکردگی سے واقف تھا اور اسے اس سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ معاملے کی تہ تک پہنچ جائے گی۔ وہ پہلے بھی ہمارے پاس آ چکا تھا۔ اسی لیے اس نے مرتے وقت بھی ہمارے بارے میں ہی وصیت کی۔

شاید اسے یقین تھا کہ ہم معاملے کی تہ تک پہنچ کر قاتل کو گرفتار کرا دیں گے۔"

"اور جناب سُراغ رساں صاحب۔ آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ یہ خنجر لے کر نہیں آیا تھا۔ بلکہ یہ میرے پاس تھا۔" عدنان روگی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

میں نے سب پر ایک نظر ڈالی۔ سب کے سب مجھی کو دیکھ رہے تھے۔ اور بُری طرح بے چین نظر آ رہے تھے۔ آخر میں نے کہا:

"ہاں! واقعی۔ اس کا کوئی ثبوت تو پیش کرنا ہی ہو گا۔"

"کوئی ثبوت ہو تو پیش کرو نا۔" عدنان روگی نے فوراً کہا۔

"تو پھر۔ ثبوت سُنیے۔ ہم نے اس کوٹھی کا جائزہ لیا ہے۔ جو سومینا کے شہزادے نے کرائے پر لے رکھی ہے، اس معاملے کے شروع ہونے پر نہیں۔ بلکہ پہلے سے لے رکھی ہے۔ اس کے ڈرائنگ روم میں بہترین قسم کے خنجر دیواروں پر سجے ہیں۔ لیکن یہاں ہمیں جو خنجر ملا۔ وہ بہت عام قسم کا ہے۔ اور یہیں کا بنا ہوا ہے،

www.UrduFanz.com

آخر اتنے خنجروں کے ہوتے ہوئے۔ اسے بازار سے کوئی خنجر خریدنے کی کیا ضرورت تھی؟ بس اس سوال کا جواب عدنان روگی صاحب دے دیں۔"

عدنان روگی اور دوسروں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ سب نے فوراً محسوس کر لیا کہ خنجر والے معاملے میں ہم غلطی پر نہیں ہیں۔ آخر عدنان روگی نے بھرّائی ہوئی آواز میں کہا:

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ لیکن میں نے اس پر فائر یہی سمجھ کر کیا تھا کہ وہ مجھے ہلاک کرنے آیا ہے۔ اگر میں جانتا کہ وہ صرف ہار کی بات کرنے آیا ہے تو کبھی اس پر فائر نہ کرتا۔"

"لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ آپ کے ہاتھوں ایک غیر ملکی شہزادہ مارا گیا ہے۔ یہ معاملہ بہر حال عدالت میں پیش ہوگا۔ اب یہ عدالت کی مرضی ہے۔ وہ کچھ بھی فیصلہ سنا دے۔ ہمارا کام بہر حال ختم ہو گیا ہے۔ اور مسٹر عدنان — آپ نے جو کیس ہمارے سپرد کیا تھا۔ وہ ہم نے حل کر دیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آپ ہمیں بقیہ معاوضہ نہ دیں — خیر کوئی بات نہیں۔ ہمارے ساتھ ایسا پہلی بار نہیں ہو رہا۔ رہا سوال سلمان روگی صاحب کا۔ تو وہ اس واقعے

کے چشم دید گواہ ہیں، انھیں سارے حالات کا علم ہے۔ اور انھوں نے قانون کی مدد کرنے کی بجائے اپنے بھائی کے جرم کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اب قانون جانے اور اس کا کام۔ آئیے انکل فارانی چلیں۔"

www.UrduFanz.com

مقتول کی وصیت

پر انعام حاصل کیجیے!

○ ناول آپ نے پڑھا، اب اس پر فوراً اپنی رائے لکھیے۔

○ سب سے پہلے موصول ہونے والے دو خطوط پر ۵۰، ۵۰ روپے کا نقد انعام روانہ کیا جائے گا۔

○ ان کے بعد پہلے موصول ہونے والے آٹھ خطوط پر ۵، ۵ کتابوں کے پیکٹ بطور انعام روانہ کیے جائیں گے، کتابیں ادارہ اپنی پسند کی روانہ کرے گا۔

○ یہ دس خطوط آیندہ ماہ کے ناول کے آخر میں اسی ترتیب سے شائع ہوں گے جس ترتیب سے موصول ہوں گے۔
یہ ضروری نہیں کہ خط ناول کی تعریف میں ہو۔ ناپسندیدگی کا بھی ہو سکتا ہے۔

○ لفافے کے اوپر بریکٹ میں انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ (انعامی سلسلہ)

○ یہ خطوط ارسال کرنے کے لیے پتا نوٹ کر لیں:
اشتیاق احمد، ڈی ۶-۸ سٹیلائٹ ٹاؤن، جھنگ صدر

آیندہ ناول کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز ۱۷۲

انوکھا روپ

— مصنف: اشتیاق احمد —

○ آپ کے کرداروں کو اس مرتبہ ایک ہنگامہ پرور کیس مل گیا ہے۔

○ مجرموں کا منصوبہ انتہائی ہولناک تھا۔

○ ہر لمحے آپ کا دل دھڑکے گا۔

○ آخر میں مجرم کی چالیں آپ کو چکرا دیں گی۔

○ لیکن اس کا مقابلہ بھی انسپکٹر جمشید سے تھا۔

○ بیگم جمشید نے حالات کا مقابلہ کس طرح کیا۔ آپ بے ساختہ مسکرا دیں گے۔

○ محمود، فاروق اور فرزانہ کو جب موت کا سامنا کرنا پڑا۔

○ خان رحمان اور پروفیسر داؤد سے بھی ملیے۔

قیمت: ۶/۵۰ روپے

www.UrduFanz.com

آئندہ ناول کی ایک جھلک

محمود ، فاروق ، فرزانہ اور انسپکٹر جمشید سیریز ۱۷۳

انسانی کنواں

— مصنف : اشتیاق احمد —

- پانچ بھائیوں پر ایک شخص کے قتل کا الزام تھا —
- وہ اس الزام کو درست مانتے تھے ، قتل کا اقرار کرتے تھے ، لیکن —
- لیکن قتل کی وجہ کسی کو بتانے پر تیار نہیں تھے —
- عدالت سے انہیں عمر قید کی سزا ہو گئی — لیکن وجہ اب بھی کسی کو نہیں معلوم تھی —
- محمود ، فاروق اور فرزانہ وجہ کی تلاش میں نکلتے ہیں —
- خان رحمان ان کے ساتھ تھے —
- انسپکٹر جمشید کس موقعے پر کیس میں شریک ہوئے —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آئندہ ناول کی ایک جھلک

آفتاب ، آصف ، فرحت اور انسپکٹر کامران مرزا سیریز ۶۶

قاتل مورتی

— مصنف : اشتیاق احمد —

- سڑک پر ایک ہولناک منظر —
- آفتاب ، آصف اور فرحت اس منظر کا ایک حصہ بن گئے —
- ایک مورتی کی کہانی — جو قاتل تھی —
- پورے ناول میں آپ مورتی کی اصلیت نہیں جان سکیں گے —
- ایک عجیب مجرم سے ملیے — اس سے اچھے اچھے گھبراتے تھے —
- اور جب اس کا سامنا انسپکٹر کامران مرزا سے ہوا —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

www.UrduFanz.com

آیندہ ناول کی ایک جھلک

شوکی سیریز ۳۰

لاشوں کا کھیت

—مصنف : اشتیاق احمد—

- ایک شخص کی بیوی گم ہو گئی تھی —
- اس نے شوکی برادرز کی خدمات حاصل کیں —
- لیکن کتنے معاوضے پر — معاوضے کی کہانی آپ کو حیرت میں ڈال دے گی —
- وہ شخص اپنے فن کا بادشاہ تھا — اس نے اپنا فن شوکی برادرز پر بھی آزمایا اور کامیاب بھی رہا —
- لیکن وہ فن کس قسم کا تھا ، آپ مسکرائے بغیر نہیں رہیں گے ۔
- شوکی نے کیس کس طرح حل کیا — آپ کو اس کی ذہانت کی داد دیتے ہی بن پڑے گی —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

آیندہ ناول کی ایک جھلک

انسپکٹر ارسلان سیریز ۲۲

حقیقت کا عکس

—مصنف : آفتاب احمد—

- وہ سب ریت میں آدھے دھنسے ہوئے تھے ، ان کی نگاہوں کے سامنے ریت کا ایک وسیع سمندر تھا —
- ریت کے سمندر سے نکلنے کے بعد انہیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا —
- پاک لینڈ کے خلاف ایک بہت خطرناک پروگرام —
- دشمن کے مقابلے میں انسپکٹر ارسلان نے بھی ایک پروگرام پیش کیا ، ان کا پروگرام کیا تھا ؟ دشمن کا کیا تھا ؟
- ناول کے درمیان میں آپ پریشان سے ہو جائیں گے اور آخر میں کہ اٹھیں گے کہ شکر الحمدللہ —

قیمت : ۶/۵۰ روپے

www.UrduFanz.com

آیندہ ناول کی ایک جھلک

متفرق سلسلہ ۳۷

شیشے کا مسیحا

—— مصنفہ : زرّیں ابراہیم ——

- "ایک کنول جھیل کنارے" اور "وُہی کارواں وُہی راستے"۔ یہ دو رُومانی ناول مَیں اپنے ادارے سے اب تک شائع کر چکا ہوں۔
- اب آپ "شیشے کا مسیحا" پڑھیں گے، لیکن یہ ناول آپ کے لیے زرّیں ابراہیم نے لکھا ہے۔
- جیسا کہ مَیں نے لکھا تھا، متفرق سلسلے میں ایسے مصنّفوں کو متعارف کرایا جائے گا جو حق دار ہیں۔
- ایسی ہی ایک مصنّفہ زرّیں ابراہیم صاحبہ ہیں۔
- ان کے قلم سے پھول جھڑتے ہیں۔

- یہ ناول بچّوں کے لیے نہیں۔ صرف بڑے پڑھیں گے۔
- لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ناول پاکیزہ نہیں ہے۔
- اپنے کم عمر قارئین کے لیے مجھے یہی پسند ہے کہ وہ صرف وُہی کتب پڑھیں جو ان کے لیے لکھی جائیں۔
- "شیشے کا مسیحا" ایک عجیب کہانی ہے۔
- ایک انوکھی داستان ہے۔
- ایک ایسے شخص کی کہانی۔ جس نے ریگستانوں میں پناہ ڈھونڈ لی۔ اور سراب کا شکار ہو کر رہ گیا۔
- نوکیلے جُملے آپ کے دلوں کی گہرائیوں میں اُترتے چلے جائیں گے۔

لائبریریوں کے لیے ایک خوب صُورت تُحفہ

- صفحات قریباً ۲۵۰۔

قیمت : ۱۳/۰۰ روپے

www.UrduFanz.com

خطوط کے آئینے میں

ڈیر انکل !

السلام علیکم ! مجھے آپ کا بھیجا ہوا لٹریچر مل گیا ہے، پڑھ کر اسلام کے بارے میں بہت سی مفید باتوں سے آگاہی ہوئی۔ انجمن دعوتِ فکر و عمل کا قیام ہمارے لیے یقیناً مفید ثابت ہوگا۔ اس کے لیے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

عظمیٰ صلاح الدین ، واہ کینٹ

مکرمی و محترمی جناب انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم ! اُمید ہے، آپ خیریت سے ہوں گے۔ اس سے پہلے بھی خوشی کے دو گھوڑے بھیجے تھے، مگر آپ نے انھیں جواب کی گھاس نہیں ڈالی۔ میں اس بار بھی آپ کی پسند کے گلاب جامن، لڈو، برفی، گرمیوں کے خربوزے اور ناراضگی کے نمکین پکوڑے بھیج رہا ہوں۔ اب آپ یہ ضرور سوچیں گے کہ میں نے کتنا اوٹ پٹانگ

خط لکھا ہے، تو اس سوچ کا جواب یہ ہے کہ مجھے اس سے زیادہ اوٹ پٹانگ خط لکھنا ہی نہیں آتا۔ اچھا اجازت دیجیے۔ اللہ حافظ :

محمد اکبر، مکان نمبر اے/۲۹، گلی نمبر ۴، قلعہ لچھمن سنگھ، لاہور

پیارے انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم ! میں فرسٹ ایئر کے امتحانات میں مصروف تھا، درمیان میں موقع ملا تو اس ماہ کے ناول پڑھے۔ اس دفعہ دو حصّوں پر مشتمل ناول "موناکا کے قیدی" اور "موناکا کے دیس میں" اپنی سابقہ روایات کو برقرار نہ رکھ سکا، یعنی جس طرح پہلے چھوٹے خاص نمبر لکھے گئے تھے، اس دفعہ وُہ بات نہ بن سکی۔ ناول کو خواہ مخواہ بڑھا کر بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول صرف ایک ناول بن سکتا تھا۔

شوکی سیریز کا ناول "ایک لاکھ کا کیس" خاصا دماغ کو ہلا دینے والا ناول تھا۔ "لاشوں کا دن" محدود موضوع پر لکھا گیا ایک اچھا ناول تھا۔

آپ نے اپنے خلاف جس سازش کا ذکر ناول کے آخر میں کیا ہے، وُہ سراسر جھوٹی ہے۔ اگر یہ جھوٹ نہ ہوتا تو آپ ناول کے آخر میں اس بارے میں بالکل

www.UrduFanz.com

شائع نہ کرتے۔ یہ ایک بغیر پاؤں کے سازش تھی، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ آیندہ ماہ کے ناولوں میں اس رسالے کے مالکان حضرات کا جواب ضرور شائع کیجیے گا، ہم بھی اُن کی آئیں بائیں شائیں پڑھنا چاہتے ہیں۔ والسلام!

خالد جہانگیر، مکان نمبر ۴۴۸۳۔ این ای، نیو سلطان پورہ، راولپنڈی

پیارے انکل اشتیاق احمد

السلام علیکم! اس ماہ کے ناول پڑھے، ناول بڑے دل چسپ اور اچھوتے تھے۔ "موناکا کے دیس میں"، "موناکا کے قیدی"، "لاشوں کا دن" اور "ایجاد کا چکر" ناولوں کے سرورق بہت اچھے تھے۔ اس بار کیس کا سہرا محمود کے سر رہا۔ اگر محمود کو وہ پندرہ سال پرانا سگریٹ پیکٹ نہ ملتا تو تفتیش بمشکل آگے بڑھتی۔ پھر تفتیش انھیں مُلک سے باہر لے گئی، اس لیے ناول بہت دل چسپ رہا۔ "لاشوں کا دن" نے بھی کافی لطف دیا۔ "ایک لاکھ کا کیس" کی تو بات ہی اور تھی۔ ہمیں شوکی سیریز سب سے زیادہ پسند ہے۔ شوکی برادرز لڑائی بھڑائی کے ماہر نہ سہی، مگر کیس اپنی ذہانت سے حل کرتے ہیں۔ اور یہی بات ہمیں پسند ہے۔

میں آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کے ناولوں سے ہمیں محبت کا درس ملتا ہے۔ آپ کا طرزِ تحریر اور بامحاورہ جملے ناولوں میں ایک نئی دل چسپی پیدا کرتے ہیں۔ آپ کے ہر ناول میں ذہنی پختگی اور قلم کی برجستگی جھلکتی ہے۔ اسی لیے آپ ہمارے پسندیدہ مصنف ہیں۔ معاشرے کے ناسور غدار جو مُلک کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، مُلک کی جڑیں کھودتے ہیں، وہ بظاہر سفید پوش نظر آتے ہیں، مگر اندر سے سیاہ ہیں۔ مُلک کے خلاف کی جانے والی سازشوں کے بارے میں آپ کے ناولوں میں بہت پڑھا، مگر اب آپ کے خلاف کی گئی گھناؤنی سازش کے بارے میں پڑھا تو دلی صدمہ ہوا، خون کھول اُٹھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے غداروں کو صحیح دین اور راہِ راست پر آنے کی توفیق دے۔ آمین!

محمد وسیم بن اشرف، مکان نمبر ۲۵، گلی نمبر ۱۵، محلہ رحمانیہ، میاں چنوں

اشتیاق احمد صاحب

السلام علیکم! انجمن دعوتِ فکر و عمل کے دو لٹریچر ملے۔ خود پڑھے، پسند آئے۔ میں نے یہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھائے ہیں۔

عامر شہزاد، غالب مارکیٹ پوسٹ آفس، گلبرگ نمبر ۳، لاہور II

www.UrduFanz.com

اشتیاق احمد

کے سنسنی خیز، ہنگامہ آرا مزاح اور جاسوسی

سے بھرپور ناول

اِس ماہ کے ناول

۱۴۰	گنبد کا طوفان	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۹/۵۰ روپے
۱۴۱	قاتل ناکر	(۔ ۔ ۔)	۹/۵۰
۹۵	جنت میں قتل	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۹/۵۰
۲۷	مقتول کی وصیت	(شوکی سیریز)	۹/۵۰
۲۱	عظیم چٹان خاص نمبر	(انسپکٹر اسلام سیریز)	۱۳/۰۰
۲۹	انسانیت کے مجرم	(متفرق سلسلہ)	۹/۵۰

آئندہ ماہ کے ناول

۱۴۲	اُلٹا زوپ	(انسپکٹر جمشید سیریز)	۹/۵۰ روپے
۱۴۳	انسانی کنواں	(۔ ۔ ۔)	۹/۵۰
۹۶	قاتل مورتی	(انسپکٹر کامران مرزا سیریز)	۹/۵۰
۲۸	دشمنوں کا کھیت	(شوکی سیریز)	۹/۵۰
۲۲	حقیقت کا عکس	(انسپکٹر اسلام سیریز)	۹/۵۰
۳۰	تیشے کا مسیحا	(متفرق سلسلہ)	۱۳/۰۰

اشتیاق پبلی کیشنز

۹/۱۲ نصیر آباد — سانڈہ کلاں — لاہور